علوم الدعوة

ULOOM-UD-DAWAH

حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

SHAIKH ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

COPYRIGHT جمیع حقوق محفوظہ 2024
All Rights Reserved

علوم الدعوة

ULOOM-UD-DAWAH

SHAIKH ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم الله الرحمن الرحيم

بلّغوا عنّي ولو آية

فہرس

عنوان | صفحہ

مقدمہ 1

مراحل نظریۂ نصاب 1

مراحل تیاریٔ نصاب 1

مراحل مراجعۂ عامہ 1

مراحل مراجعۂ خاصہ 2

یہ کتاب کس کے لیے 2

ہدیۂ تشکر 2

علوم الدعوۃ

1) تعریفات (تعریفات میں مدینہ یونیورسٹی کے مذکرات) 3

الدعوۃ" کی تعریف 3

2) دعوت کا ہدف 4

3) دعوۃ کے مصادر و مراجع 5

4) دعوۃ کے ارکان 6

5) منہج دعوت 7

6) دعوتی منہج کے رکاز 7

7) منہج دعوت کے خوشے 8

8) حکمت دعوت 8

9) حکمت کی دو قسمیں ہیں 9

10) دعوتی اسلوب 9

11) منہج دعوت اور اسلوب دعوت میں فرق 9

12) دعوتی وسائل 10

فہرس

13) دعوت کے میدان 10
14) دعوت اور اتصال 11
15) اصلاح 12
16) تجدید 13
17) الارشاد 13
18) التبلیغ 14
19) النصیحۃ 14
20) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر 16
۲۱) الحسبۃ 16
22) السلف الصالح 17
23) دعوتی اسالیب پر اصطلاحات 18
24) الخطبۃ 19
25) الوعظ 19
26) الجدل 20
27) المناظرۃ 21
28) الحوار 21
29) المباہلۃ 21
30) المداراۃ 22
31) 'القدوۃ الحسنۃ' 22
32) الہجرۃ 23
33) الجہاد 23
34) دعوت کا موضوع 24
35) "دعوۃ" کا لغوی معانی 24
36) "دعوۃ" کی اصطلاحی تعریف 25

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

فہرس

37) دعوت کا حکم 26

38) دعوت الی اللہ کی دو حیثیتیں 27

39) اجتماعی دعوت کی فرضیت کو ثابت کرنے والی آیات 27

40) شبہات واعتراضات 29

داعی کا زادِ سفر

41) داعی کے لئے پہلا زادِ سفر 30

42) داعی الی اللہ کے لئے دوسرا زادِ سفر 30

43) داعی کے لئے تیسرا زادِ سفر 31

44) داعی کے لئے چوتھا زادِ سفر 31

45) داعی کے لئے پانچواں زادِ سفر 31

46) داعی کے لئے چھٹا زادِ سفر 32

47) دعوت دین کی اہمیت 33

48) برائی کو مٹانے کے مختلف درجے 35

49) برائی سے منع نہ کرنے کا انجام 36

نبی ﷺ کی دعوت

50) نبی ﷺ کی دعوت کیا تھی؟ 36

51) ہر شخص اصلاح کا ذمہ دار ہے اور مسؤلیت ہے 38

52) نھی عن المنکر۔۔۔ایک فریضہ: منکر کو نہ ٹوکنے کا انجام 38

53) پڑوسی کو دین کی تعلیم دینا 39

54) کسی ملامت کی پرواکئے بغیر دعوت کا کام 41

55) اجتماعی تباہی 41

56) دوستی میں مؤثر بنو نہ کہ متأثر 42

57) علم والوں کے منکر کو سختی سے ٹوکنا جائز ہے جبکہ کے بدو کو آپ نے نرمی کی 43

58) قول وفعل کے تضاد کا عبرت ناک انجام 44

فہرس

59) کردار کا اثر 44

60) دین خیر خواہی کا نام ہے 45

61) دعوت کی کامیابی-----امتحان کی راہ سے 45

حکمت تبلیغ و اصلاح

62) ا۔ دین کو آسان انداز میں پیش کیا جائے 47

63) ب۔ وعظ و نصیحت کا حکیمانہ طریقہ 47

64) ج۔ بات کو خوب واضح کرنا چاہیے 48

65) د۔ نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے 48

66) سنت زندہ کرنا 49

67) عفو و در گزر داعی کے اسباب ہے 49

68) مطالعہ 49

69) دعوت دین کے لیے حکمت اور خیر خواہی 50

70) باب اول: دعوت دین کی اہمیت 50

71) باب دوم: داعی اور اس کی صفات 51

72) دعوت کے فضائل 53

73) توحید سب سے پہلے 54

74) توحید کے بعد پورا اسلام (ادخلوا فی السلم کافہ) 55

داعی کے اخلاق و اوصاف 55

دعوت کے حوالے سے 55

75) اسلام کا تعارف پیش کرنا 55

دعوت کے ضمن میں اعتراضات اور ان کے جوابات

1) مشنریز کا سوال ہے کہ: عائشہ کی رسول اللہ ﷺ سے کم عمری میں شادی کی حقیقت؟ 56

2) زینب بنت جحش سے شادی کا مسئلہ؟ 57

3) مشنریز کا سوال ہے کہ: تعداد ازدواج رسول ﷺ پر مسئلہ اور اس کا جواب؟ 57

فہرس

4) مشنریز کا سوال ہے کہ: اللہ کے رسول ﷺ پر جادو کیے جانے والی احادیث کی صحت پر سوالات اور ان کا جواب؟ 58

5) مشنریز کا سوال ہے کہ: اسلام میں مرتد کا حکم اور اس پر سزا کا مسئلہ؟ 59

6) مشنریز کا سوال ہے کہ: اسلام میں جنت کا تصور صرف عورتوں اور شراب وشباب وکباب ہی ہے؟ 60

7) مشنریز کا سوال ہے کہ: خالق کے لئے مکر کی صفت کا معنی کیا ہے؟ 61

8) مشنریز کا سوال ہے کہ: عائشہ کے لحاف میں وحی کے آنے پر مسئلہ؟ 61

9) کیا رسول ﷺ پر نسیان طاری ہوتا تھا؟ 62

10) مشنریز کا سوال ہے کہ: آپ ﷺ کی والدہ آمنہ کی پاکدامنی پر شک؟ 62

11) مشنریز کا سوال ہے کہ: کیسے یہ تم کہتے ہو کہ عیسی کی وفات نہیں ہوئی جبکہ سورۃ آل عمران میں عیسی کی وفات مؤکد ہے؟ 63

12) مشنریز کا سوال ہے کہ: روح القدس کون ہیں؟ وایدناہ بروح القدس (البقرۃ:87) 64

13) مشنریز کا سوال ہے کہ: کیا اسلام میں تثلیث کا وجود ہے؟ 64

14) مشنریز کا سوال ہے کہ: کیا اللہ دین کے پھیلانے کے لئے (عنف اور تلوار) کا محتاج ہے؟ تو پھر رسول ﷺ نے جنگ وجہاد اور قتال کی وصیت کیوں کی؟ 65

15) مشنریز کا سوال ہے کہ: قرآن کہتا ہے کہ محمد ﷺ رحمۃ للعالمین ہے جبکہ آپ ﷺ کافروں کے لئے رحمت نہیں؟ 65

16) مشنریز کا سوال ہے کہ: چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم کیوں دیا؟ 66

17) مشنریز کا سوال ہے کہ: کعبہ کے اطراف طواف اور رمی جمرات کا مطلب کیا ہے؟ 67

18) مشنریز کا سوال ہے کہ: محمد ﷺ حجر اسود کے تعظیم کیوں کرتے تھے اور بوسہ دیتے تھے؟ 67

19) مشنریز کا سوال ہے کہ: کیا شیطان کان میں پیشاب کرتا ہے؟ (فجر چھوڑ کر سونے والے کے کان میں؟ 67

20) مشنریز کا سوال ہے کہ: موقف المسلمین من الکاتولیک والتعایش السلمی؟ 68

21) اسکندر ذوالقرنین کیا وہ اسکندر مقدونی ہے کیا وہ نیک آدمی تھا یا بت پرست تھا؟ 68

22) مشنریز کا سوال ہے کہ: کون ہے جس نے قرآن کو لکھا اور اس کا جمع کرنا کیسے مکمل ہوا؟ 69

23) اونٹنیوں کے پیشاب اور دودھ کی حدیث پر نصرانی کا اعتراض؟ 69

فہرس

24) مشنریز کا سوال ہے کہ: عورت کے عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہونے کا مطلب کیا ہے؟ 70
25) اللہ کے رسول ﷺ پر درود بھیجنے کا کیا مقصود ہے؟ 71
26) مشنریز کا سوال ہے کہ: اسلام میں طلاق کی مشروعیت کیوں ہے؟ 71
27) حدیث الذباب پر اعتراض؟ 72
28) اللہ کے اوصاف میں کلمہ "کان" کا کیا مطلب ہے؟ اس جیسی مثالیں؟ 72
29) عبس وتولی کا مطلب کیا ہے؟ 72
30) اللہ کے رسول ﷺ کا اپنی بیوی سے حالت حیض میں مباشرت کرنا؟ 73
31) مشنریز کا سوال ہے کہ: اسلام میں مسلمان عورت کو غیر مسلم مرد سے شادی کی اجازت کیوں نہیں دی گئی؟ 73
32) "یعلم مافی الارحام" آج کے ڈاکٹروں کے دعوی ہے کہ وہ رحم مادر میں موجود جنس کا پتہ چلا سکتے ہیں؟ 73
33) قرآن مجید میں زمین وآسمان کی تخلیق کے لئے جو ایام مذکور ہیں وہ مختلف ہیں؟ ص109 74
34) ایک دن کی مقدار اللہ کے پاس ہزار سال کے برابر یا پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ ص 111 74
35) خمسين الف سنة۔۔۔ الف سنۃ میں محکم قول کیا ہے؟ 75
36) انا اول المؤمنين۔۔۔ موسی کیسے کہہ سکتے ہیں؟ جبکہ آپ سے پہلے ابراہیم، یعقوب، اسحق علیہم السلام وغیرہ ہیں، اسی طرح جادوگروں نے کہا۔۔ ان کنا اول المؤمنین؟ 75
٣٧) فالقی عصاه فاذا هی ثعبان مبين --- وان الق عصاک فلما رای تهتز كانها جانّ ولى مدبرا ولم يعقب۔۔ ثعبان ۔۔جان 75
38) تحريم الخمر فی الدنيا۔۔۔ تحليل الخمر فی الآخرة؟ ص125 76
39) فرشتے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جبکہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔؟ 76
40) حجاج نے مصحف عثمانی کو بدل ڈالا؟ ص153 76
41) مصحف ابی بن کعب میں دو سورے زائد تھے؟ کہاں ہیں؟ 77
42) قرآن محمد ﷺ نے گھڑ لیا ہے؟ ص167 77
43) مشنریز کا سوال ہے کہ: سابقہ آسمانی کتابوں کی قرآن میں تلفیق ہے؟ ص170 78
44) نبی کریم ﷺ کا یہود و نصاری سے سیکھنا؟ 78

فہرس

45) قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی کیوں جمع نہیں کیا گیا؟ص180 79

46) کیا قرآن میں عرب کی زبان سے خارجی کلمات وارد ہوئے ہیں؟ 79

47) قرآن کریم کے اطراف تاریخی غلطیوں پر رد۔۔۔ابراہیم کے والد کا نام؟ 80

48) کیا ستارے شیطانوں کو مار بھگانے کا ذریعہ ہیں؟ 80

49) مشنریز کا سوال ہے کہ: قرآن میں ہے کہ "الرعد" اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے جبکہ احادیث میں ہے کہ یہ فرشتہ ہے اور وہ ایک بجلی ہے بادلوں سے نکلتی ہے؟ص276 80

50) زیتون کیا طور سیناء سے نکلتا ہے جبکہ وہ فلسطین سے نکلتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے؟ص278۔ 81

51) قرآن کہتا ہے "ولکل امۃ رسول" یہ بیان کتاب مقدس کے بیان سے ٹکرا رہا ہے کہ انبیاء ورسل بنی اسرائیل میں سے ہی ہیں؟ص289 81

52) قرآن کہتا ہے کہ اسماعیل رسول اور نبی تھے اور تورات میں کہ وہ وحشی آدمی تھے؟ص295۔ 81

53) بنی اسرائیل ارض مصر کے وارث بنے فرعون کے ہلاک ہونے کے بعد جبکہ وہ کنعان کے ہی وارث بنے۔ 82

54) مشنریز کا سوال ہے کہ: تسع آیات یا دس آیات تھیں؟ 82

55) کعبہ سب سے پہلے لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا جبکہ تاریخی کتابوں میں ہے کہ یہ بت پرستی کی تعمیر کردہ ہے؟ص310 83

56) مسیح نے جھولے میں کلام کیا جبکہ انجیل میں اسی طرح کی بات نہیں کہ انھوں نے مھد میں کلام کیا ہو؟ 83

57) مشنریز کا سوال ہے کہ: فنفخنا فیه من روحنا۔۔اسکی تاویل کیا ہے؟ص327 83

58) ان اللہ وملائکته یصلون علی النبی۔۔۔کیا صلاۃ اللہ کے لئے نہیں؟ 84

59) مسیح اللہ کا کلمہ ہے جیسے قرآن گواہی دیتا ہے اور کلمة اللہ هی اللہ یتجزء من اللہ فما قولکم؟ص334 84

60) قرآن میں ہے مسیح کے الہ ہونے کی گواہی ہے۔ مسیح یخلق پیدا کرنا اللہ کی صفت ہے؟ص338 84

61) بہت سے نصاری دلیل لیتے ہیں کہ قرآن مجید کی واضح آیات میں جو تورات اور انجیل کی صحت پر دلالت کرتی ہیں؟ 85

آیات الدعوۃ 86

AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إنّ الحَمْدَ للهِ، نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنّ مُحَمّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، وَسَلّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً، أَمّا بَعْدُ:

اللہ رب العالمین نے امتِ محمدیہ کو خیرِ امت کا لقب دیا ہے اور اس کی وجہ بھی بتائی کہ یہ امت دعوت کا کام کرے گی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے گی۔ اسی فریضہ کو یاد دلانے، اس کی اہمیت اور طریقہ کار کو واضح کرنے کے لیے اس کتاب "علوم الدعوہ" کو ترتیب دیا گیا ہے۔

مراحل نظریہ نصاب:

معاشرہ میں برائیاں پنپتی ہیں تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دیکھنے والے اسے روکتے نہیں، اللہ تعالی نے مسلمانوں پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ وہ برائیوں کو روکیں اور بھلائی کا حکم کریں۔ اس اہم مقصد کی یاد دہانی کے لیے اس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے اور بہترین اسلوب میں تمام مضامین کو اس میں سمونے کی کوشش کی گئی ہے، اللہ ہماری کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین!

مراحل تیاری نصاب:

الحمد للہ ۰۳ اپوائنٹس دعوہ سے متعلق علوم کو اس کتاب میں جمع کیا گیا۔ قواعد بیان کیے گئے، اصطلاحات اور اس سے متعلق اہم قرآنی آیات واحادیث کو بھی جمع کیا گیا ہے۔

مراحل مراجعہ عامہ:

علماء کمیٹی نے اس کتاب پر نظر ثانی فرمائی ہے، جگہ جگہ اپنے مفید مشوروں سے نوازا ہے جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو گا ان شاء اللہ۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

مراحل مراجعۂ خاصہ:

انفرادی طور پر کئی علماء نے خصوصی توجہ کے ساتھ اس میں حذف واضافہ کیا ہے تاکہ کتاب آسان سے آسان اور مفید ترین بن جائے۔

یہ کتاب کس کے لیے:

ورکشاپ قائم کرنے اور دروس کے سلسلہ کے لیے ایک نصاب کا کام دے سکتی ہے، ان شاءاللہ!

ہدیۂ تشکر:

اس موقع پر میں اپنے ساتھ دینے والے سبھی علماء اور رفقاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کام میں میرا بھرپور ساتھ دیا، خصوصاً شیخ عبد اللہ عمری، شیخ نورالدین عمری، شیخ عبدالرحمن عمری مدنی، شیخ مجاہد عمری، شیخ ماجد عمری اور آسک اسلام پیڈیا کی ساری ٹیم کا بے حد ممنون ومشکور ہوں، اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

مجھے اس قابل بنانے والے جامعہ دارالسلام، عمرآباد، تمل ناڈو، ہندوستان اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، سعودی عرب کے تمام اساتذہ اور ذمہ داران کا میں بے حد ممنون ومشکور ہوں جن کی مسلسل محنتوں کے نتیجہ -باذن اللہ- میں اس قابل بنا کہ قارئین کرام کی خدمت میں قرآن کی خدمت کا ایک تحفہ پیش کر سکا، اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان سب کے میزان حسنات کو ثقیل فرمادے۔ آمین!

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تاریخ: 29/ جون/ 2024ء

مطابق: 22/ ذی الحجہ/ 1445ھ

حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

فاؤنڈر اینڈ ڈائریکٹر آسک اسلام پیڈیا

01
تعریفات میں مدینہ یونیورسٹی کے مذکرات سے مدد لی گئی

لغت میں 'الدعوۃ' کے اصل حروف (د، ع، و) ہیں جس کے کئی معانی ہیں جس میں سے کچھ یہ ہیں: ترغیب دینا، مانگنا، پکارنا، چیخنا، دعاء کرنا، فریادرسی، امید اور شوق و اشتیاق۔

الدعوۃ کی اصطلاحی تعریف:

دیگر علمی اصطلاحات کی طرح 'دعوۃ' کی بھی اس علم میں تخصص رکھنے والے علماء کی مختلف تعریف اور معانی کی وضاحت پائی جاتی ہیں اور ان کے اسلوب بھی کئی قسم کے ہیں، دعوۃ کی تعریفات میں سے چند یہ ہیں:

1۔ وہ علم جس کے ذریعہ ان تمام فنی کوششوں کی معرفت حاصل کی جاتی ہے جو لوگوں تک اسلامی عقائد، شریعت اور اخلاق وغیرہ کی تبلیغ کا عمل انجام دیا جاتا ہے۔

2۔ ہر دور اور مقام پر لوگوں کو مخصوص طریقوں سے مسلمانوں کو اسلامی عقیدہ اور منہج کی ترغیب دلانے اور انہیں اس کی اضداد (شرک اور بدعات وغیرہ) سے ڈرانے کے لئے رشد و ہدایت اور سیدھی راہ پر گامزن کرنے کی اہلیت اور صلاحیت رکھنے والے مسلمانوں کو متعین کرنا۔

3۔ دین میں علم و بصیرت رکھنے والے علماء دین کو عام مسلمانوں کی تعلیم کے لئے متعین کرنا تاکہ انہیں ان کے دین و دنیا حتی المقدور علم و بصیرت حاصل ہو جائے۔

4۔ یہ ایک ایسا فن ہے جس میں ان موزوں کیفیات پر بحث کی جاتی ہے جس کے ذریعہ دیگر لوگوں کو اسلام کا پیغام دیا جاتا ہے یا اس فن کے ذریعہ مسلمانوں کے دین و ایمان کا تحفظ کیا جاتا ہے۔

5۔ لوگوں تک اسلامی تعلیمات کو عام کرنا اور انہیں اس کی تعلیم دیتے ہوئے حقیقی زندگی میں اس کی تطبیق و تنفیذ کرنا۔

سابقہ تعریفات اور دیگر اصطلاحی تعریفات سے اسی بات کا پتہ چلتا ہے کہ دعوۃ، نام ہے اسلام کو عام کرنے اور لوگوں تک اس کی تبلیغ و ترسیل کا نام ہے۔ یہ بات ملحوظ رہے کہ بہت سی تعریفات میں دعوۃ کے تمام ارکان کی جانب توجہ نہیں دی گئی۔ مذکورہ بالا دعوۃ کی تعریف سے کہا جا سکتا ہے کہ "لوگوں تک اسلام کی تبلیغ، مشروع طریقوں سے تمام ذمہ دار و مکلف افراد کی کوششوں کا نام "دعوۃ" ہے۔"

یہ بات طے ہے کہ زبردستی کرکے کسی کو بھی کلمہ پڑھانے کا کوئی بھی معنی دعوت میں نہیں پایا جاتا۔(256/2)

دعوت کن کن چیزوں پر محیط ہے اور علماء لغت نے اسکے کیا معنی بتائے ہیں؟

02 دعوت کا ہدف:

1. ابن عثیمین رحمہ اللہ کا قول ہے:
   a. کفر سے ایمان کی طرف، نافرمانی سے فرمانبرداری کی طرف، بے عملی سے عمل کی طرف، بداخلاقی سے اخلاق کی طرف۔
   b. توحید، طاعت، تقوی، اخلاق
2. جب تک مندرجہ ذیل تین اصول نہ ہوں دعوت مکمل نہیں ہوتی: توحید، رسالت اور آخرت
3. قرآن و صحیح احادیث مع فہمِ صحابہ یہی اصل بنیاد ہے، اسی بنیاد پر سمجھنا اور سمجھانا چاہیے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

03 دعوۃ کے مصادر و مراجع:

اس سے مراد وہ امور ہیں جن کے ذریعہ داعی حضرات اپنے دعوتی مواد کو حاصل کرتے ہیں اور وہ نقطہ ہائے نظر جنہیں وہ اپنے عملی کاموں میں جاری کرتے ہیں اور انہیں کی روشنی میں آگے بڑھتے رہتے ہیں، یہ مصادر و مراجع حسب ذیل ہیں:

1۔القرآن الکریم۔

2۔سنت مطہرہ۔

3۔سیرت نبوی ﷺ: اس مرجع میں نبی کریم ﷺ کی اس حالت کو بتایا جاتا ہے جو آپ کی پیدائش سے وفات تک موجود تھی۔

4۔خلفاء راشدین کی سنت: ان چار خلفاء راشدین کا طریقہ جس کو لازمی طور پر اختیار کرنے کا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "عرباض بن ساریہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز فجر کے بعد ایک موثر نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ گئیں اور دل لرز گئے، ایک شخص نے کہا: یہ نصیحت ایسی ہے جیسی نصیحت دنیا سے (آخری بار) رخصت ہو کر جانے والے کیا کرتے ہیں، تو اللہ کے رسول! آپ ہمیں کس بات کی وصیت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "میں تم لوگوں کو اللہ سے ڈرتے رہنے، امیر کی بات سننے اور اسے ماننے کی نصیحت کرتا ہوں، اگرچہ تمہارا حاکم اور امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ تم میں سے آئندہ جو زندہ رہے گا وہ (امت کے اندر) بہت سارے اختلافات دیکھے گا تو تم (باقی رہنے والوں) کو میری وصیت ہے کہ نئے نئے فتنوں اور نئی نئی بدعتوں میں نہ پڑنا، کیونکہ یہ سب گمراہی ہیں۔ چنانچہ تم میں سے جو شخص ان حالات کو پالے تو اسے چاہیئے کہ وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر قائم اور جمارہے اور میری اس نصیحت کو اپنے دانتوں کے ذریعے مضبوطی سے دبا لے"۔ (اور اس پر عمل پیرا رہے)۔". سنن ترمذی، کتاب: علم اور فہم دین، باب: سنت کی پابندی کرنے اور بدعت سے بچنے کا بیان حدیث نمبر: ۲۶۷۶، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

5۔سلف صالحین کے ماثور اور منقول اقوال: جس میں وہ تمام صحابہ کرام، تابعین، ہدایت یافتہ ائمہ کرام اور علم دین میں رسوخ اور گہرائی و گیرائی رکھنے والے علماء شامل ہیں جو دونوں قسم کی وحی (کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے نصوص کو سمجھنے اور دونوں مصادر کی تشریح اور توضیح کرنے کی سب سے زیادہ قدرت اور استطاعت رکھتے تھے۔

- **ایک داعی کے لیے راہ دعوت میں کن کن مراجع کی ضرورت ہے اور کیا مذکورہ امور سے ہٹکر کوئی اور بھی مرجع ایک عام داعی کے لیے ضروری ہے؟**

04 دعوۃ کے ارکان:

رکن کی جمع ارکان ہے، یعنی وہ اطراف وجوانب جن پر کوئی شئی موقوف اور منحصر ہوتی ہے اور یہ چار ہیں:

1۔الداعی: یہ دعوتی کام انجام والا شخص ہوتا ہے اور اس کام میں راست طور پر شریک ہوتا ہے اور اس مہم اور مشن میں متواتر اور مسلسل لگا رہتا ہے، چاہے رضاکارانہ طور پر یا ذمہ دار کی حیثیت سے یا انفرادی یا اجتماعی طور پر۔

2۔المدعو: یہ وہ شخص ہوتا ہے جو اس دعوت کو حاصل کرتا ہے اور داعی کا ہدف ہوتا ہے اور یہ مدعو انفرادی بھی ہوسکتا ہے اور اجتماعی بھی۔

3۔المضمون: یہ دعوتی کام میں پیش کیا جانے والا مواد ہے اور اسی موضوع کو اس میں پیش کیا جاتا ہے۔

4۔الطریقہ: یہ وہ کیفیت ہے جس کے ذریعہ دعوتی عمل کو ادا کیا جاتا ہے اور اس میں منہج سلف اور اس کے وسائل اور اسلوب سے بحث کی جاتی ہے۔

انفرادی یا اجتماعی سطح پر کسی بھی طرح کے دعوتی کام میں ان چاروں ارکان کا پایا جانا ضروری ہے۔ان میں ہر رکن کی کچھ خصوصیات اور امتیازات ہیں۔

دعوتی منہج کے محوری ومرکزی امور

'الرکیزہ' سے مراد وہ امور ہیں جن پر کسی شئی کو مرکزیت دی جاتی ہے تاکہ اس شئی کو پائے ثبات حاصل ہوجائے، یہاں پر اس سے ہماری مراد وہ قواعد ہے جن کے تحت دعوتی کام کو انجام دیا جاتا ہے اور اس عمل کو مضبوطی اور ضابطہ کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے تاکہ وہ سیدھی اور نیک راہ پر قائم رہے۔

- اگر داعی اپنے مضمون سے غافل ہوجائے تو کیا وہ دعوت کامیاب ہوگی؟

05 منہج دعوت:

قرآن اور صحیح احادیث مع فہم صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

06 دعوتی منہج کے رکاز:

جس پر کسی بات کا اتفاق ہو جائے اور وہ ایک اصل الاصول بن جائے، یعنی وہ اصول جن پر دعوتی کام کا مدار رہو، جس کے ذریعہ ان کا استحکام ہو۔ یہ پانچ اصول ہیں:

1۔ علم

2۔ استقامت

3۔ حکمت

4۔ راستے کی سلامتی

5۔ صبر

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

07 منہج دعوت کے خوشے:

یہ وہ واضح علامات اور تطبیقات ہیں جو منہج دعوت کا عنصر ہے، اور جن کو دعوتی مراحل میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جیسے لوگوں کو صحیح مقام دینا، اور دعوتی مہم کے لئے مناسب وقت اور موقع کا استعمال کرنا اور تبلیغ دعوت کے لئے فرصت سے ہونا۔

08 حکمتِ دعوت:

لغت میں حکمت کا معنی روکنے کے ہیں۔ جیسے "میں نے اس کو خلاف کام کرنے سے روک دیا"۔ حکمت کا معنی عدل، علم، بردباری، اتقان اور ضبط کا بھی آتا ہے۔ قرآن میں نبوت، قرآن اور سنت کے معنی میں استعمال کیا گیا۔

اصطلاح میں حکمت کا معنی علم و عقل سے حق کو پانے کے ہیں۔ اسی طرح قول و فعل میں حق بات کو پانے کے ہیں۔ حکمت کو کبھی حق کی معرفت اور عمل درآمد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کبھی کسی چیز کو اس کے مقام سے ہٹا کر اسکو مناسب وقت پر لائے جانے کو کہا جاتا ہے۔

امام نوویؒ کہتے ہیں: حکمت کے معنی میں بہت سے اقوال ہیں، ہر کسی نے اسکی تعریف میں صرف بعض صفات پر محمول کیا۔ بعض نے حکمت کے معنی شرعی علم مراد لیے ہیں، اللہ کی معرفت پر مشتمل، بصیرت افروز، نفس کی تہذیب اور حق اور اس پر عمل کا پورا ہونا اور اتباع ھوی اور اتباع باطل سے رکنا وغیرہ۔ حکیم وہ ہے جو ان تمام باتوں پر اتر آئے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

09

حکمت کی دو قسمیں ہیں:

1۔ علم پر مشتمل حکمت، اس کا اصل مرجع علم وادراک اور فہم ہے اور یہی علم نافع ہے۔

2۔ عملی حکمت: اس کا مدار حق کام انجام دینے اور عدل وانصاف کرنے پر ہے اور یہی عمل صالح ہے۔

10

دعوتی اسلوب

لغت میں اسلوب راستہ اور طریقہ کو کہتے ہیں۔
اصطلاح میں عملی مشق اور مختلف پیرائے میں دعوتی کام اور زمانے اور احوال کے حساب سے دعوت دینے کو کہتے ہیں۔

11

منہج دعوت اور اسلوب دعوت میں فرق:

منہج دعوت: ان اصول اور ضوابط کو کہا جاتا ہے جن میں اجتہاد کی کوئی گنجائش نہیں رہتی، اور یہ ہمیشہ ایک ہی رہتا ہے اور اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں آتا۔

اسلوب دعوت: عملی مشق اور حسی ومعنوی تطبیق جن میں اجتہاد کرنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ یہ احوال وظروف کے بدلنے سے بدلتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ شرعی حدود کی خلاف ورزی نہ کی گئی ہو۔

اسلوب جہاں کلی یا جزئی، عام اور خاص کی بات ہوتی ہے۔ جیسے خطبہ کا اسلوب ہے یہ ایک دعوتی اسلوب ہے جو عام ہے اور اس کے اندر چند خاص خاص باتیں ہیں اور بہت ساری جزئیات بھی ہیں جن کے ذریعہ ایک مؤثر اور نفع بخش اسلوب بنتا ہے۔

12

دعوتی وسائل:

وسیلہ وہ ہے جس کے ذریعہ کوئی چیز کا حصول ہو۔

اصطلاح میں وسیلہ کا مطلب وہ چیز جس کے ذریعہ اسلوب تک رسائی ہو۔

یہاں اسلوب اور وسیلہ میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ تطبیق اور مفہوم کے اعتبار سے ربط ہے جو قارئین کو یکساں نظر آئے گا۔

نوٹ: دعوتی وسائل میں ایک بات یاد رہے کہ 'وسائل محرمہ 'یعنی جو وسائل حرام ہیں ان سے بچنا انتہائی ضروری ہے ان کے ذریعہ دعوت کا کام نہیں ہو سکتا۔

اور وہ وسائل جو مختلف فیہ ہیں ان کا حکم الگ ہے جس میں اجتہادی طور پر اختلاف پایا جاتا ہے اس لیے ان کا حکم الگ ہے۔

اسلوب اور وسیلہ میں فرق ہے؟

جی ہاں فرق ہے

مثال: منزل تک جانے کے لئے کار کبھی تیز چلائی اور کبھی آہستہ

اس مثال میں کار وسیلہ ہے اور تیز اور آہستہ کو اسلوب سے تعبیر کیا جاتا ہے

13

دعوت کے میدان:

جہاں کہیں زمان و مکان کے اعتبار سے دعوت کا کام انجام دیا جاتا ہے اور مختلف پروگرام بروئے کار لائے جاتے ہیں جیسے مساجد و مدارس، بازار وغیرہ۔

14

دعوت اور اتصال:

معلومات کا تبادلہ خیال کرنے کے کام کو اتصال کہتے ہیں جس میں بہت سے افکار و خیالات اور مختلف معنوی اہداف کو پیش نظر رکھ کر کلام کیا جاتا ہے۔

یہ انسانی سرگرمی ہے جو علمی اعتبار سے مختلف انسانی گوشوں میں کی جاتی ہے۔

اور دعوت عام معنی میں ملنے جلنے سے متعلق ہے لیکن اس کی چند خاص خصوصیات ہیں جو اس کو دیگر تمام سرگرمیوں سے مختص کرتی ہے۔ اور اس لیے بھی کہ یہ دعوت:

1۔ ایک عبادت ہے جس کا ادا کرنا بھی لازم ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے حکم کی فرمانروائی ہوتی ہے۔ اور یہ بذات خود مقصود بھی ہے۔

2۔ دعوت کی ادائیگی کے اسکے شرعی ضوابط اور شروط کا لحاظ کرنا لازم ہے۔

3۔ دعوت کا مقصد بالکل واضح، بے عیب اور صاف ہو جس میں کسی قسم کا غموض اور شرک نہ ہو۔

4۔ دعوت کا کام علمی اور عملی ہے۔

5۔ اس کا منہج اور مواد کافی اہمیت کا حامل ہے اور اسکے ادا کرنے والے کی قدرت پر منحصر ہے۔

6۔ بڑے مواصلات کے ذریعہ دعوت کے کام کو فروغ دیا جا سکتا ہے اور پیغام رسانی کی تکمیل و تحقیق کرنے کے لئے شرعی ضوابط کو بروئے کار لانا ضروری ہے۔

15 اصلاح:

لغت میں اصلاح کا معنی صلاح سے ماخوذ ہے جو فساد کی ضد ہے اور اصلاح فساد کی ضد ہے، کسی چیز کی صلاح سے مراد اسکے نفع بخش اور مفید ہونے اور کسی بھی طرح کے عیب سے بالاتر ہونے کا نام ہے۔ کسی چیز کی اصلاح ہونے کا مطلب اس سے لاحق شدہ فساد کا دور ہونا ہے۔

لغوی معنی کے اعتبار سے کسی چیز کے فساد میں پڑ جانے کے بعد اسکی اصلاح ہونا مراد ہے۔ منصوبہ بند کوشش جس کے ذریعہ ایک داعی فردی واجتماعی طور پر واقع ہونے والے فساد اور انحراف کو دور کرے۔

دعوتی مصلحت اور اصلاحی مصلحت میں عموم وخصوص کا تعلق ہے۔ دعوت کا کام عام ہے جو ہر وقت اور ہر موقع ومکان پر کرنا ہے اور رہا مسئلہ اصلاح کا تو یہ فساد کے پائے جانے کا بعد کا ہے لیکن ہر حال میں دعوت کے دائرے میں ہی آئے گا۔ اس طرح کار دعوت مفہوم و عمل کے اعتبار سے شامل ہو جائے گا۔

کوئی شخص اصلاح کا کام کرنے کے لئے چار باتوں کا پایا جانا ضروری ہے:

1۔ وہ علمی اور عملی طور پر صلاحیت رکھتا ہو اور استقامت پر جما ہوا ہو۔

2۔ اسکی طبیعت میں اصلاح کا مادہ پا جائے اور وہ شریعت کے موافق ہو۔

3۔ اصلاح کے لئے جو اسلوب اور وسائل اختیار کئے جاتے ہیں وہ شریعت کی حدود میں ہوں، اور شریعت کی مخالفت نہ ہو۔

4۔ ہدف واضح ہو جس کی طرف وہ دعوت دینے والا ہے اگرچیکہ وہ ظاہر کرے یا استنباط کرے۔

16 تجدید:

تجدید کا معنی قدیم کا ضد ہے کسی کام کو نیا کرنا گویا اسکو از سر نو نیا کیا گیا ہو۔ اصطلاح میں دینی امور میں سے جو چیزیں چھوٹ جاتی ہیں ان کو زندہ کرنا ہے۔

یہ اصلاح کے دعوتی مفہوم سے بھی زیادہ خاص معنی ہے۔ تجدید کسی خاص شخص سے کسی خاص وقت میں اپنے پورے شروط کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ جو کسی بھی صدی کی اہم کڑی ہوتی ہے۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی (سو سال) میں ایک آدمی کو بھیجتا ہے جو اس کے لئے اس کے دین کو تجدید کرتا ہے۔ (ابو داؤد)

کسی بھی شخص کے مجدد کہلانے کے لئے پانچ شروط کا پایا جانا ضروری ہے۔

1۔ وہ شخص اہل سنت والجماعت میں سے ہو۔

2۔ کتاب وسنت کا عالم ہو۔

3۔ اہل استقامت اور صلاح میں سے ہو۔

4۔ اہل دعوت اور اصلاح میں سے ہو۔

5۔ صرف ہر سو سال میں ایک ہو۔

ان شروط کے ساتھ تجدید کا دائرہ تنگ ہو جاتا ہے، اس طرح اس میں صرف گنے چنے چنندہ علماء امت ہی داخل ہوتے ہیں۔ البتہ اصلاح کا دائرہ کافی وسیع ہے۔ اور دعوت کا دائرہ تو بہت ہی بڑا دائرہ ہے جس میں ہر مسلمان داخل ہو جاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ علم کی بنیاد پر دعوت کا کام کرے۔

17 الارشاد:

الارشاد: رشاد (علم وہدایت پر ہونا) کی ضد جہالت ونادانی ہے اور ارشاد کا معنی ہدایت اور رہنمائی کرنے کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں مدعو کو ان باتوں کی رہنمائی کرنا جس میں اس کی دینی اور دنیوی درستگی کا سامان ہو۔

18

التبلیغ:

التبلیغ:اس کے کئی معانی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ سمجھ بوجھ،ادراک،اجتھاد،بیان اور وضاحت کے ساتھ پہنچانا۔

شرعی اصطلاح:کسی دعوتی موضوع کو ایسی مناسب صورت میں پہنچانا کہ اس کی وضاحت اور آشکارہ ہونے کی وجہ سے مدعو قبول کر لیتا ہے۔

19

النصیحۃ

النصیحۃ:نصح سے ماخوذ ہے جیسے کہا جاتا ہے "نصح الشیئ":خلص یعنی وہ چیز خالص ہے،شہد وغیرہ سے زیادہ خالص شئی کو"ناصح" کہتے ہیں اور ہر وہ چیز جو خالص ہو تو وہ ناصح ہو گی۔دھوکہ وفریب کی ضد اور اس کے تمام شائبوں سے خالی شئی کو'نصح' کہتے ہیں۔

یہ جملہ مستعمل ہے:"نصح لفلان الود ونصح لہ المشورۃ"یعنی اس نے فلاں شخص کو خیر خواہانہ نصیحت کی اور اس کو نصیحت آمیز مشورہ دیا اور فلاں شخص کو ان باتوں کی جانب رہنمائی کی جس میں اس کے احوال کی درستگی ہو،اور مشورہ میں پر خلوص رہنے کو نصح کہتے ہیں۔

نصیحت کی کچھ اصطلاحی تعریفات:

دوسروں کے حق میں خیر وبھلائی چاہنا اور اس کو اسی بات کی رہنمائی کرنا۔

یہ ایک ایسا لفظ ہے کہ جس سے یہ معنی لیا جاتا ہے کہ وہ نصیحت کئے جانے والے شخص کے حق میں ہر طرح کی خیر خواہی کا خواہاں ہے،اس معنی کی تعبیر اس ایک کلمہ سے بڑھ کر کسی اور کلمہ سے ممکن نہیں۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

اس کی کچھ شرعی تعریفات:

ایسے امور کی دعوت دینا جس میں مدعو کے حال واحوال کی درستگی کا سامان ہو اور اس کو ہر اس بات سے روک دینا جو اس کی زندگی میں فساد و بگاڑ کا باعث بنتے ہوں۔

یہ کسی ایسے قول یا عمل کا نام ہے جس کے ذریعہ اس کا قائل یا عامل، مقصود بالاصلاح شخص کے احوال کی درستگی کا خواہاں ہوتا ہے اور اس لفظ کا سب سے زیادہ اطلاق و استعمال ان تمام منفعت بخش اقوال پر ہوتا ہے جو ضرر رساں اشیاء سے بچاتے ہوں، اور یہ عملاً بھی ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"إِذَا نَصَحُوا لِلَّـهِ وَرَسُولِهِ" (سور التوبہ: ۹۱)

"بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی کرتے رہیں۔"

نصح کی حقیقی تصویر یہ ہے کہ تمام مکروہ ونا پسندیدہ شائبوں سے پاک، خالص نیت کے ساتھ کسی کی مصلحت ومفاد کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔

مذکورہ بالا تعریفات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ درست رائے، راستی پر مبنی فکر، دانشمندانہ فہم کو مکمل خلوص اور صدق وسچائی کے ساتھ، اس کے حق میں شفقت کا مظاہرہ اور اس کے لئے خیر خواہانہ محبت رکھتے ہوئے تیزی کے ساتھ مدعو کے ذہن میں پہنچا دینے کا نام "نصیحت" ہے۔

اس ضمن میں چند امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

نصیحت کے محتاج شخص کو فوری طور پر نصیحت کی جائے چاہے وہ اس نصیحت کا طالب نہ ہو۔

اس کے حق میں خیر خواہی کو اپنا مطمح نظر بناتے ہوئے سچائی اور اخلاص کو ملحوظ رکھیں۔

مدعو کے لئے شفقت کا مظاہرہ کریں اور اس کو یہ احساس دلائیں کہ آپ کو اس کی خیر خواہی محبوب ہے۔

20 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر:

لفظ "امر" اور "نہی" کی روشنی میں "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" کے معنی میں یہ بات شامل ہے کہ ماموررات کا حکم دینا اور منہیات سے روکنا ایک امر لازم ہے اور یہ مختصر جملہ ، بیان، توضیح، ترغیب، ابھارنے، آمادہ کرنے اور امید ورجاء کے معانی میں سب سے زیادہ خاص مرتبہ و مقام کا حامل ہے جو دعوت کے معانی و مفاہیم سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس کی تعریف یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ: لوگوں کو اپنے قول یا فعل سے خیر و بھلائی اور نیکی کے کاموں کے کرنے اور شر و برائی اور گناہوں کے کاموں سے کنارہ کشی اختیار کرنے پر آمادہ کیا جائے۔

21 الحسبۃ

الحسبۃ (حرف "ح" کے کسرہ کے ساتھ): لغت میں اس کے کئی معانی ہیں، چند یہ ہیں: الاختبار (جانچنا)، الظن (یقین رکھنا)، الاعتداد (عادی بنانا)، الاکتفاء (آسودہ خاطر و قناعت پسند ہو جانا)، الانکار (انکار کرنا) اور طلب الاجر (اجر و ثواب کا سوال کرنا)۔

الحسبۃ کی اصطلاحی تعریف: معروف کا اس وقت حکم دیا جائے جب اس کا ترک عام ہو جائے اور منکر و برائی سے اس وقت روکا جائے جب اس کا ارتکاب عام ہو جائے۔

الحسبۃ کے معاملہ میں ضروری ہے کہ معروف کا ترک اور منکر کا ارتکاب عام ہو جائے، اس کے برعکس امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر معروف اور منکر کے عام ہونے اور مخفی ہونے یعنی عام نہ ہونے دونوں صورتوں میں عمل کیا جائے گا، اور حسبۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بہ نسبت ایک خاص مرتبہ کا حامل ہے اور اس کا شمار، دعوت کے عام مفہوم اور اس کے میدان عمل میں ہوتا ہے۔

22 السلف الصالح:

'سلف' کا لغوی معنی: ہر وہ شخص جو دور ماضی میں گذرا ہو۔

اصطلاحی معنی: نبی کریم ﷺ کے صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ان کے بعد آنے والے وہ ائمہ دین اور ملت اسلام کی وہ ممتاز شخصیات جنہوں نے نبی ﷺ کے منہج وطریقہ کے مطابق اپنے عقائد، اقوال اور اعمال کو اختیار کیا۔یہی سلف صالح، اہل السنۃ والجماعۃ ہیں اور یہی "الحدیث" ہیں۔حدیث میں موجود فتح ونصرت کی خوشخبری کا مستحق یہی گروہ ہے اور یہی نجات پانے والا فرقہ ہے، انہیں کو اہل الحدیث، اہل الاثر کے القاب سے جانا جاتا ہے اور یہی اہل السنۃ ہے اور یہی غرباء ہیں اور ان کے علاوہ ان کی دیگر اور صفات بیان کی گئی ہیں جن کا سنت کے نصوص میں بکثرت ذکر وارد ہوا ہے۔کچھ درج ذیل ہیں:

عن المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " لا يزال طائفة من امتي ظاهرين حتى ياتيهم امر الله وهم ظاهرون ".

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا(اس میں علمی ودینی غلبہ بھی داخل ہے) یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔"(۱)

عن عوف بن مالك، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"افترقت اليهود على إحدى وسبعين فرقة، فواحدة في الجنة، وسبعون في النار، وافترقت النصارى على ثنتين وسبعين فرقة، فإحدى وسبعون في النار، وواحدة في الجنة، والذي نفس محمد بيده لتفترقن امتي على ثلاث وسبعين فرقة، واحدة في الجنة، وثنتان وسبعون في النار"، قيل: يا رسول الله، من هم؟ قال:"الجماعة".

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"یہود اکہتر (۷۱) فرقوں میں بٹ گئے جن میں سے ایک جنت میں جائے گا اور ستر (۷۰) جہنم میں، نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوئے جن میں سے اکہتر (۷۱) جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے ایک فرقہ جنت میں جائے گا، اور بہتر (۷۲) فرقے جہنم میں"، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"الجماعۃ"۔(۲)

عن انس بن مالك ، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، قال : إن الإسلام بدا غريبا وسيعود غريبا ، فطوبى للغرباء قيل يا رسول الله من هم ؟ قال "الذين يصلحون اذا فسد الناس او يصلحون ما افسد الناس "

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسلام اجنبی حالت میں شروع ہوا، اور عنقریب پھر اجنبی بن جائے گا، لہٰذا ایسے وقت میں اس پر قائم رہنے والے اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے" آپ سے دریافت کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! وہ کون ہوں گے ؟ فرمایا: "یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جس وقت لوگوں میں بگاڑ عام ہو جائے گا تو یہ اصلاح کا بیڑا اٹھائیں گے یا لوگوں نے جو بگاڑ پیدا کر دیا اس کی اصلاح کریں گے۔"(۳)

23 دعوتی اسالیب پر اصطلاحات:

دعوتی اسالیب کو ان کی خصوصیت و کردار کے اعتبار سے دو حصوں میں بانٹا جا سکتا ہے:

1۔ قولی اسالیب: جیسے خطابت، وعظ، جدل، مناظرۃ، محاورہ، مباھلہ وغیرہ۔

2۔ فعلی اسالیب: جیسے اسوہ حسنہ وغیرہ۔

وہ اسلوب جن کا آغاز دعوت میں استعمال کرنا لازم ہے جیسے: ا۔ حکمت، ۲۔ موعظت، ۳۔ مجادلہ احسن، ایسا مجادلہ جو بہترین انداز میں ہو، بہترین نمونہ اور خوش ظرفی۔

24

الخطبة

یہ وہ نثری کلام ہے جس کے ذریعہ متکلم اپنا خطاب پیش کرتا ہے اور اپنے خطاب سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو مطمئن اور لاجواب کر دیتا ہے۔

اس کی اصلاحی تعریفات میں سے ایک یہ ہے کہ یہ وہ مرتب کلام وگفتگو ہے جس میں وعظ اور تبلیغ کو ایک مخصوص طریقہ پر پیش کیا جاتا ہے۔

ہم آہنگ یاروا یاان دونوں کے مابین پائے جانے والے دہرے معنی کا حامل وہ نثری کلام جس کی بے پناہ تاثیر ہوتی ہے اور وہ سامعین کو لاجواب کر دیتا ہے۔

25

الوعظ

الوعظ: وعَظَ یعِظُ عظ سے نکلا ہے۔

موعظہ بلیغہ مطلب: دلوں کو نرم کر دینے والا اسلوب۔

26 الجدل:

الجـــدل: قولی طور پر کسی کو مطمئن کرنے کے اسالیب میں سے یہ ایک اسلوب ہے اور دعوت الی اللہ کو اس کی تمام شرائط و ضوابط کے ساتھ ادا کرنے کا ایک بہت اہم ترین اسلوب ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

"ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ"﴿١٢٥﴾ (سور النحل)

"اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔"

"وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ" ﴿٤٦﴾ (سور العنكبوت)

"اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے اور جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی، ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم کے تابع ہیں۔"

جدل کی تعریف: مناظرہ اور جھگڑے کے مواقع پر شدت کا رویہ اختیار کرنا، یہ لفظ 'جدل' سے ماخوذ ہے اور اس میں شدت کی ناکامی ہوتی ہے اور فرشتوں اور جنات کے مابین پائی جانے والی تمام باتیں جدال ہی سمجھی جائیں گی اور ان سب چیزوں میں انسان سب سے زیادہ جدل کا رویہ اختیار کرتا ہے۔

جدل کی یہ تعریف بھی کی گئی ہے کہ جھگڑے کے موقع پر سخت موقف رکھتے ہوئے اس میں غلبہ پالینا، جدلی شخص اسی وقت کہا جائے گا جب وہ اس جھگڑے میں طاقتور رہے۔ جادل یعنی خاصم یعنی سخت جھگڑا کیا، 'جدل' اسی فعل کا اسم ہے جس میں جھگڑے میں حد درجہ سخت رویہ اختیار کرنے کا معنی پایا جاتا ہے۔

نیز اس کی یہ تعریف بھی کی گئی ہے کہ جھگڑا میں دلائل کے ساتھ مدمقابل کو پچھاڑ دینا اور اس میں اپنی رائے سے دوسروں کو لاجواب کر دینا۔ اسی بناء پر مناظرہ اور حجت و دلائل سے گفتگو کرنے کو علم الجدل سے موسوم کیا گیا۔

27

المناظرۃ

المناظر: یہ لفظ 'نظیر' یا بصارت سے دیکھنے سے ماخوذ ہے۔

اصطلاحی تعریف: دو اشیاء کے جانبین کو ان کے درمیان پائی جانے والی نسبت کے تئیں حق و درستگی کو ظاہر کرنے کے لئے غور و فکر کرنا۔

28

الحوار

الحوار (دلائل کی بنیاد پر) گفتگو میں کسی کی بات کو لینا یا رد کر دینا اور کلام میں یہی مفہوم مراد ہوتا ہے اور باہمی نزاع، مخاصمت اور خاص بحث و مباحثہ کے بجائے دو یا دو سے زائد افراد کے مابین اس گفتگو کو قائم کیا جاتا ہے۔

اطمینان اور وقار کے ساتھ کیا جانے والا یہ ایسا باہمی مذاکرہ جو کسی ایک متفقہ رائے یا کسی معین موضوع کے اطراف پائے جانے والے قریبی معنی تک رسائی دیتا ہو۔

29

المباہلۃ

المباھلۃ: البھلۃ سے باب مفاعلہ کا مصدر ہے یعنی ایک دوسرے پر لعنت کرنا اور اس میں دوسروں کے دعوؤں سے دستبرداری ظاہر کی جاتی ہے کیونکہ لعنت کرنے، دھتکارنے اور لاتعلقی کا اظہار کرنے جیسے امور ایک ہی وادی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابتھال کا اصل معنی یہ ہے کہ کسی کے خلاف خوب لعنت و بدعاء کرنا، جیسے کہا جاتا ہے: بھلہ اللہ یعنی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور البھل، لعنت کو کہتے ہیں۔ نیز کسی کو ہلاک کرنے کی خوب کوشش کرنے کے معنی پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے، خوب گڑگڑا کر دعا کرنے کو بھی ابتھال کہتے ہیں چاہے اس میں باہمی بددعا نہ بھی پائی جاتی ہو۔

مباہلہ کی اصطلاحی تعریف: جب کسی امر میں قوم کے درمیان اختلاف رونما ہو جائے تو وہ ایک دوسرے کے خلاف یہ بددعا کرتے ہیں کہ ہم میں جو بھی ظالم ہو یا باطل و ناحق ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

30

المدارۃ

المدارات: کسی کے ساتھ لطف وکرم، نرم روی، شفقت اور صرف نظر ودر گذر سے کام لینا۔

اصطلاحی تعریف: کسی جاہل کی جہالت دور کرنے، فاسق وگنہگار کو اس کی برائی سے روکنے اور ان کے ساتھ ترش روی وسختی کے رویہ سے اجتناب کرتے ہوئے ایسا انداز اپنانا کہ جس میں اس مدعو کو اس بات کا احساس ہی نہ ہو کہ وہ کس کمزوری اور برائی میں مبتلا ہے اور بہت ہی نرم گوئی اور نرم روی کے ساتھ اس کی کمزوری اور برائی کو دور کرنے کی کوشش کرنا اور اس چیز کی ضرورت اس وقت خصوصی طور پر زیادہ ہو جاتی ہے جب مدعو اس الفت وشفقت کا محتاج ہو۔ یہ چیز مدعو کے ساتھ بہترین حسن سلوک، اس کے ساتھ لطف وکرم اور اس کے ساتھ اس قدر صبر و تحمل اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہے کہ وہ داعی سے مانوس ہو جائے اور اس کی بات قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے۔

مداراۃ، کو شفقت ورحمت اور نرم روی کے مظاہر میں شمار کیا جاتا ہے کیونکہ تند خوئی اور ہتک عزت وحرمت کی ضد شفقت ہے، سختی، پھوہڑپن، قسوت قلبی، سخت روی اور ظلم وجور کے برخلاف نرم روی کا رویہ ہوتا ہے۔ شفقت ومحبت اور نرم روی یہ دو ایسے الفاظ ہیں جس میں لطف وکرم، سخاوت، سہل پسندی، آسانی مہیا کرنے اور عمدہ کارکردگی کے معانی شامل ہیں۔

نوٹ: مدارات اور مداہنت میں فرق یہ ہے کہ مدارات جائز ہے اور مداہنت جائز نہیں۔

مدارات مطلب مدعو کے ساتھ تعلقات قائم رکھنا تاکہ وہ آپ کے اچھے اخلاق سے متاثر ہو کر دین میں آجائے۔(وصاحبھما فی الدنیا معروفا)

مداہنت: دین کے کسی بھی مسئلہ میں compromise کرنا، یہ جائز نہیں۔(لکم دینکم ولی دین)

31

القدوۃ الحسنۃ

'القدوۃ الحسنۃ' وہ عمدہ اسوہ ونمونہ جس سے متاثر ہو کر لوگ اقتداء کریں۔

اصطلاحی تعریف: وہ قابل ستائش سیرت وکردار، شریفانہ افعال، اعلی صفات اور داعی کے لئے وہ پاکیزہ اخلاق جو مدعوین کے لئے قوت کشش وتاثر کا مقام ہو جاتے ہیں اور ان کے نمونے، مدعوین کے لئے بہت ہی خوشگوار احساس پیدا کرتے ہیں۔

32

الهجر

الھجر : یہ 'وصل' کی ضد ہے۔ کسی سے جدائی وعلٰحدگی اختیار کرنا، اس کو اس کے حال پر چھوڑ دینا، اس سے اعراض کرنا، اس سے قطع تعلق کر لینا۔

ابن عثیمین: اگر ماحول ایسا ہو کہ جہاں پر مدعو کو چھوڑ دینے سے اصلاح کا امکان نہ ہو تو ایسے وقت پر اعراض نہ کیا جائے بلکہ ان کو سدھارا جائے۔ ہجر اور قطع تعلقی صرف اسی وقت کی جائے گی جب اس سے فائدہ ہوتا ہو۔

شیخ البانی نے اجماع نقل کیا کہ جہاں اہل سنت والجماعت کا غلبہ ہو وہیں ہجر کا فائدہ ہے۔

ہجر علاج اور آپریشن کی طرح ہے اس کے لیے اصولوں کو مد نظر رکھا جائے گا کہ کب کرنا ہے اور کب نہیں کرنا ہے۔

33

الجہاد

الجہاد: اپنے قول وعمل میں حتی المقدور کوشش وجد وجہد کرنا۔

اصطلاحی تعریف: جہاد کا معنی ہے ظالم کے ہاتھ کو پکڑ لینا چاہے وہ ظالم مسلم ہو یا چاہے غیر مسلم ہو، ظلم سے روکنے کا نام جہاد ہے۔

اور ایک معنی ہے محنت کرنا، علم حاصل کرنے کے لیے محنت کرنا، عمل کے لیے محنت لگتی ہے، دعوت واصلاح کے لیے محنت لگتی ہے، آزمائشوں پر صبر کے لیے محنت لگتی ہے، ان سب محنتوں کو بھی جہاد کہا جاتا ہے، جہاد کا معنی ہے "بذل الوسع" اپنی ساری طاقت کو لگا دینے، اچھے کاموں کے لیے ساری محنتیں کر دینا قرآن وصحیح احادیث کے مطابق۔

جہاد کے عمومی مفہوم میں کافی وسعت رکھی گئی ہے تاکہ قتال اور دیگر جہاد کی لسانی، مالی، نفس کے خلاف جہاد، وغیرہ میں عموم رہے جن کے تیئں شرعی نصوص کے دلائل پائے جاتے ہیں۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

نوٹ: جہاد کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ فرمان ہے:

مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِـــي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا (مائدہ: ٣٢)

جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔

معصوم (innocent) مسلم یا غیر مسلم کو مارنا تو دور کی بات ہے ستانا یا harass کرنا یا غیبت کرنا تک جائز نہیں ہے، جس اسلام میں غیبت حرام ہے وہ کیسے کسی کو مارنے کی تعلیم دے سکتا ہے؟

34 دعوت کا موضوع:

دعوت کا موضوع

دعوت کا موضوع، اسلام ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ کی جانب قرآن مجید اور سنت مطہرہ میں وحی فرمائی اور جس میں تمام اعتقادات، عبادات، معاملات اور اخلاقیات شامل ہیں۔

35 دعوۃ کا لغوی معنی

لفظ "دعوۃ" ثلاثی مجرد کے باب نصر کا مصدر ہے جس کے کئی معانی ہیں۔

"دعا فلاناً" یعنی "ناداہ" یعنی پکارنا، رغبت کرنا، مدد طلب کرنا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"لا تجعلوا دعاء الرسول کدعاء بعضکم بعضاً" (سور النور: ٦٣)

ترجمہ: "تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا بلاوا نہ کرلو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہوتا ہے۔"

"دعا بالشيء: دعواً، ودعوۃً، ودعاءً، ودعویً" جیسے "دعا بالکتاب والدواۃ" یعنی کتاب، سیاہی طلب کرنا۔

"دعا بفلان" یعنی نام رکھنا۔

دعاہ لفلان "یعنی کسی چیز کی طرف منسوب کرنا۔

" دعا إلی الشيء "یعنی کسی کام کے کرنے پر آمادہ کرنا جیسے " دعا الی القتال او الصلاۃ او الدین یعنی جہاد، نماز اور دین کی طرف بلانے کے لئے آمادہ کرنا۔

" دعا القوم "یعنی قوم کو اپنے ہاں کھانے کے لئے بلانا۔

" دعا لہ "کسی کے حق میں دعا کرنا۔

" دعا علیہ "کسی کے خلاف بد دعا کرنا۔

" الداعي "سبب کو بھی کہتے ہیں اور " الداعیۃ "مبالغہ کے لئے کہا جاتا ہے

یعنی وہ شخص جو دین یا کسی فکر کی طرف دعوت دیتا ہے اور داعیہ کا "ۃ" مبالغہ کے لئے ہے۔

الدعایۃ: کسی مذہب یا نقطہ نظر یا دین کی طرف دی جانے والی دعوت، جیسے رسول اللہ ﷺ کی جانب سے بادشاہوں کو لکھے جانے والے خطوط میں اس طرح کے الفاظ پائے جاتے ہیں:

" أدعوک بدعایۃ الإسلام، أسلم تسلم "کہ میں تمہیں دینِ اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کر لو سلامتی میں آ جاؤ گے۔"

نیز اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں دعوت کا یہی معنی مراد ہے:

"قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي " (سور یوسف : ۱۰۸)

ترجمہ: " آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے۔ میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ۔"

" دعا "بر غب إلیہ، وا بتھل یعنی گڑ گڑانا جیسے اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی کی امید رکھتے ہوئے دعا کرنا۔

"الدَّعاء "بہت زیادہ دعاء کرنا۔

36 دعوۃ کی اصطلاحی تعریف:

دائرہ اسلام میں داخل ہونے اور اس پر کاربند رہنے کے پیغام کو دعوت الی اللہ کہتے ہیں۔ انسانوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی رحمت و سنت اور عدل و انصاف یہی رہا ہے کہ وہ اتمام حجت کئے بغیر کسی قوم کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا" (سور الاسراء: ۱۵)

ترجمہ: "اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔"

37 دعوت کا حکم

دعوت الی اللہ کی ذمہ داری ہر بالغ، عاقل، مذکر یا مؤنث پر عائد ہے، اس ذمہ داری کا تعلق علماء کے مخصوص طبقہ ہی سے نہیں بلکہ یہ تمام مسلمانوں پر واجب ہے بشرطیکہ وہ علم کی بنیاد پر ہو نہ کہ جہل کی بنیاد پر، معلوم اگر نہیں ہے تو خاموشی اختیار کریں، جتنا معلوم ہے بس اتنا "بلغوا عنی ولو آیۃ"

علماء اسلام نے دعوت الی اللہ کی ذمہ داری عمومی طور پر ہر مسلمان پر اس کی صلاحیت کے مطابق لازم قرار دی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اور پیغمبر اسلام محمد ﷺ کی جانب سے اپنی سنتوں میں عمل دعوت کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں فرمایا:

"علماء کرام کی جانب سے مسلمان حکمرانوں اور مبلغین کے ذریعہ دعوت ہر اس شخص پر واجب ہے جو اس کام کے اہل ہوں تا آنکہ دنیا کے ہر گوشہ میں آباد متعدد اہل زبان تک اسلامی پیغام پہنچ جائے۔ اسی قسم کی تبلیغ کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیغمبر اسلام کو (اسلامی پیغام عام کرنے کی) ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ " (سور المائدہ: ٦٧)

ترجمہ: "اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجئے۔"

اس طرح پیغمبر اسلام محمد ﷺ پر پیغام کو پہنچانے کی ذمہ داری اسی طرح لازم تھی جیسے آپ ﷺ سے قبل دیگر تمام انبیاء علیہم السلام پر فرض کی گئی تھی، اللہ تعالیٰ کا ان سب پر اور اس پیغام رسانی میں ان کی اتباع کرنے والے تمام لوگوں پر درود وسلامتی ہو۔

اس لئے تمام حکمرانوں، علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ تاجروں اور دیگر تمام لوگوں تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے اس دین کو پہنچا دیں اور تمام لوگوں کو ان کی اپنی زبانوں میں اس دین کو واضح طور پر پیش کر دیں۔

Words of Advice Regarding Da'wah, pp. 47-8.

38

دعوت الی اللہ کی دو حیثیتیں

تاہم علماء کرام نے انفرادی اور اجتماعی دعوت کے وجوب کے درمیان کچھ فرق ظاہر کیا ہے، شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
دعوت الی اللہ کی دو حیثیتیں ہیں جس میں سے ایک فرض (انفرادی طور پر عائد ذمہ داری) اور دوسرا فرض کفایہ (اجتماعی طور پر عائد ذمہ داری)۔ یہ ذمہ داری اس وقت فرض عین ہو جائے گی جب آپ کے ملک، علاقہ، قبیلہ میں کوئی بھی ایسا شخص موجود نہ ہو جو بھلائی کا حکم دے اور برائے سے روکے اور یہ اس وقت جب آپ کے پاس علم موجود ہو۔ خصوصی طور پر آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہو جائے گی کہ آپ اس دعوتی عمل کو انجام دیں تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حقوق سے روشناس ہوں اور انہیں ہر اچھی بات کی تلقین کریں اور ہر برائی سے روکیں۔ تاہم اگر کچھ ایسے لوگ موجود ہوں جو دعوت الی اللہ کو انجام دے رہے ہوں اور وہ عوام میں تعلیم کی کرنیں پھیلا رہے ہوں اور ان کی ہدایت ور ہنمائی کے اسباب فراہم کرنے میں برسرپیکار ہوں تو آپ پر اس ذمہ داری کی ادائیگی سنت کی حیثیت سے عائد ہو گی اور ان تمام پر یہ ذمہ داری لازم نہ ہو گی جو شرعی علوم سے واقف ہوں۔"

Words of Advice Regarding Da'wah, p. 18.

نیز دور حاضر میں دعوت کے لزوم کے تئیں شیخ ابن باز کا کہنا ہے:
"ایک ایسے دور میں جب دعاۃ کی بہت زیادہ کمیابی ہو اور دوسری جانب برائی کو بہت زیادہ قبول عام حاصل ہو رہا ہے اور جہالت کا چہار سو غلبہ نظر آرہا ہے، تو دعوت الی اللہ کی ذمہ داری ہر شخص پر اس کی صلاحیت کے مطابق لازم ہو جاتی ہے۔" Ibid., p. 20.

39

اجتماعی دعوت کی فرضیت کو ثابت کرنے والی آیات

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" (سور آل عمران: ۱۰۴)

ترجمہ: "تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں۔" (۱۰۴)

40 شبہات واعتراضات:

بعض مسلمانوں میں یہ شبہ پایا جاتا ہے کہ دعوتی کام، تمام امت سے مطلوب نہیں اور اس ضمن میں وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو دلیل سمجھتے ہیں:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ" (سور المائدہ : ۱۰۵)

"اے ایمان والوں! اپنی فکر کرو، جب تم راہ راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔"

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی بعض لوگوں کے دلوں میں اس طرح کا خیال پیدا ہوا تو انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، اس کے بعد فرمایا: لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: "یا أیہا الذین آمنوا علیکم أنفسکم لایضرکم من ضل إذا اہتدیتم" (اے ایمان والو! اپنے آپ کی فکر کرو، اور تمہیں دوسرے شخص کی گمراہی ضرر نہ دے گی، جب تم ہدایت پر ہو) (سورۃ المائدۃ:۱۰۵)۔ اور بیشک ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "جب لوگ کوئی بری بات دیکھیں اور اس کو دفع نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عام عذاب نازل کر دے"۔ ابو اسامہ نے دوسری بار کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

سنن ابن ماجہ، فتنوں سے متعلق احکام ومسائل، باب: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی بھلی باتوں کا حکم دینے اور بری باتوں سے روکنے) کا بیان۔ حدیث نمبر: ۴۰۰۵، شیخ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

- انفرادی دعوت کی فرضیت کو ثابت کرنے والی آیات واحادیث

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ" (سور النحل: ۱۲۵)

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

ASKISLAMPEDIA GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ! اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کرسکتے ہو، ان میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا تو اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے لیے تیار رہنا چاہئے۔"، حدیث متعلقہ ابواب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قصداً جھوٹ منسوب کرنا۔" صحیح بخاری، کتاب انبیاء علیہم السلام کے بیان میں، باب: بنی اسرائیل کے واقعات کا بیان، حدیث نمبر: ۳۴۶۱

"الا لیبلغ الشاھد منکم الغائب"

صحیح بخاری، کتاب العلم، باب لیبلغ العلم الشاھد الغائب: حدیث نمبر: ۱۰۵

آپ ﷺ نے فرمایا: "سن لو! یہ خبر حاضر غائب کو پہنچادے"

فریضہ دعوت سے غفلت ولاپرواہی پر سخت انتباہ

"إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ" (سور البقر: ۱۵۹)

ترجمہ: جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر چکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے (۱۵۹)

ابن قیم رحمہ اللہ اور ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ جامع العلوم والحکم میں فرماتے ہیں:

منکر کو ٹوکنے کے تین مراتب ہیں:

1۔ منکر کو ٹوکنا واجب ہے۔

(جہاں منکر ہٹ جائے بغیر کسی فساد اور نقصان کے یعنی اس سے بڑا منکر نہ پیدا ہو تو یہاں واجب ہے)

2۔ بعض اوقات منکر کو ٹوکنا حرام ہے۔

(جہاں منکر روکنے سے اور بڑا منکر پیدا ہو جائے، جیسے ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تاتاریوں سے جنگ کے لیے جارہے تھے تو راستے میں شرابیوں سے اعراض کیا کیونکہ وہ اس سے بڑے کام میں جارہے تھے)

3۔ بعض اوقات توقف اختیار کیا جائے۔

(جہاں معاملہ بین بین ہو، کوئی ایک مسئلہ سمجھ میں نہ آجائے اس وقت تک توقف اختیار کریں)

داعی کا زادِ سفر

41 داعی کے لئے پہلا زادِ سفر

- داعی کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ وہ کن باتوں کی طرف دعوت دے رہا ہے۔
- اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کا انجام بد
- جہل بسیط اور جہل مرکب کے درمیان فرق
- بصیرت میں تین امور شامل ہیں
- اگر کسی شخص کے پاس علم نہ ہو تو کیا وہ دعوت الی اللہ کی ذمہ داری ادا کرنے کا اہل ہے؟

42 داعی کے لئے دوسرا زادِ سفر

- داعی کو اپنی دعوت میں مدعو کے ساتھ صبر و تحمل کا رویہ اپنانا ہو گا
- دعوت الی اللہ پر استقامت اختیار کرنا
- دعوت کی راہ میں پیش آنے والے مصائب پر صبر کرنا
- دعوت کی راہ میں تمام رسول علیہم الصلاۃ والسلام کے احوال
- اللہ تعالیٰ کے فرمان: "إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ" (سورۃ الانسان ۲۳:۲۴) سے ماخوذ ہونے والی دور رس باتیں
- دعوتی عمل پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے مدد و نصرت کا اعلان

43

داعی کا تیسرا زادِ سفر

- اس کو حکمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی دعوت پیش کرنی ہوگی
- دعوت کے مراتب
- حکمت کی تعریف
- حکمت کے ساتھ دعوتی عمل کے چار نمونے

44

داعی کا چوتھا زادِ سفر

- داعی کو اعلیٰ اخلاق کا پیکر ہونا ہوگا
- اعلیٰ عمل کب قابل ترجیح ہوگا

45

داعی کا پانچواں زادِ سفر

- داعی کو چاہیئے کہ وہ اس کے اور اس کی مدعو عوام کے درمیان حائل خلیج اور رکاوٹوں کا خاتمہ کر دے۔
- جب داعی فاسق و گنہگار افراد کو دعوت پہنچانے میں عار محسوس کرے تو ان تک دعوت پہنچانے کا ذمہ دار کون ہوگا؟
- نبی کریم ﷺ کا مشرکین کی اجتماع گاہوں میں جانا اور انہیں دعوت دین پہنچانا

46 داعی کا چھٹواں زادِ سفر

- داعی کے دل کے دروازے ہر اس شخص کے حق میں بلاکسی کدورت و نفرت کھلے رہیں جو اس کے مخالف ہوں
- داعی کو اپنے مخالف کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہئے
- مجتہد کے مختلف احوال
- باہمی جھگڑے کی صورت میں شرعی مراجع
- باہمی اختلاف و افتراق اور اس کی سنگینی
- اصلاح کا درست طریقہ کار

مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: "زاد الداعیہ" مترجم شیخ عبد الواسع عمری، اس ویب سائٹ پر ملاحظہ فرمائیں:

www.askmadani.com

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

دعوتِ دین کی اہمیت

حدیث ضعیف ہے لیکن اس کے بعض الفاظ قرآن سے

عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إنَّ أولَ ما دخل النَّقْصُ على بني إسرائيلَ أنه كان الرجلُ يَلْقَى الرجلَ فيقولُ : يا هذا اتَّقِ اللهَ ودَعْ ما تَصْنَعُ فإنه لا يَحِلُّ لك ثم يَلْقَاهُ من الغَدِ وهو على حالِهِ فلا يَمْنَعُهُ ذلك أن يكونَ أَكِيلَهُ وشَرِيبَهُ وقَعِيدَهُ فلما فعلوا ذلك ضرب اللهُ قلوبَ بعضِهم ببعضٍ ثم قال : لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ إلى قولِه فَاسِقُونَ ثم قال : كلا واللهِ لَتَأْمُرُنَّ بالمعروفِ ولَتَنْهَوُنَّ عن المنكرِ ولَتَأْخُذُنَّ على يَدِ الظالمِ ولَتَأْطُرُنَّهُ على الحقِّ أَطْرًا ولَتَقْصُرُنَّهُ على الحقِّ قَصْرًا أو لَيَضْرِبَنَّ اللهُ بقلوبِ بعضِكم على بعضٍ ثم لَيَلْعَنَكُم كما لعنهم . (سنن أبي داودَ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں پہلی خرابی یہ شروع ہوئی کہ جب کوئی آدمی دوسرے آدمی سے ملتا تو کہتا اے شخص اللہ سے ڈر اور جو کام تو کررہا ہے وہ چھوڑ دے کیونکہ یہ تیرے لیے حلال نہیں ہے پھر اگلے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے سابق حال پر ہی ہوتا تو یہ (یعنی گناہ پر اس کا اصرار) اس (نصیحت کرنے والے) شخص کو اس کا ہم پیالہ وہم نوالہ اور شریک مجلس ہونے سے نہ روکتا۔ پس جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالی نے ان کے دلوں کو یکساں کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے (سورۃ المائدہ کی آیات ۷۸ تا ۸۱ تلاور فرمائیں جن کا ترجمہ یہ ہے) "بنی اسرائیل مین سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ان پر داؤداور عیسی بن مریم علیہم السلام کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ سرکش ہوگئے تھے اور زیادتیاں کرنے لگے تھے انہوں نے ایک دوسرے کو برے افعال کے ارتکاب پر ابھارنا چھوڑ دیا تھا برا طرز عمل تھا جو انہوں نے اختیار کیا۔

آج تم ان میں بکثرت ایسے لوگ دیکھتے ہو جو (اہل ایمان کے مقابلہ میں) کفار کی حمایت ور فاقت کرتے ہیں یقینا بہت برا انجام ہے جس کی تیاری ان کے نفسوں نے ان کے لیے کی ہے، اللہ تعالیٰ ان پر غضب ناک ہو گیا ہے اور وہ دائمی عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔ اگر فی الواقع یہ لوگ اللہ اور پیغمبر اور اس چیز کے ماننے والے ہوتے جو پیغمبر پر نازل ہوئی تھی تو کبھی (اہل ایمان کے مقابلے میں) کافروں کو اپنا رفیق بناتے۔ مگر ان میں سے تو بیشتر لوگ اللہ کی اطاعت سے نکل چکے ہیں۔ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایسا ہر گز نہیں (جیسا کہ تم نے خیال کیا) خدا کی قسم تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو اور ظالم کا ہاتھ پکڑو اور ان کو زبردستی حق پر ان کو حق پر مجبور کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں پر مہر لگا دیں گے اور تم پر لعنت کریں گے جیسا کہ ان پر کی۔ یہ الفاظ ابوداؤد میں نقل ہوئے ہیں۔"

الراوي : عبدالله بن مسعود | المحدث : الألباني | المصدر : ضعيف أبي داود، الصفحة أو الرقم : ٤٣٣٦ | خلاصة حكم المحدث : ضعيف

أبو بكر الصديق رضى الله عنه قال : يا أَيُّها الناسُ إنكم تقرؤون هذه الآيةَ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ . وإني سَمِعْتُ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم يقولُ : إن الناسَ إذا رَأَوْا ظالمًا ، فلم يَأْخُذوا على يَدَيْهِ ، أَوْشَكَ أن يَعُمَّهُمُ اللهُ بعقابٍ منه .

(سنن ابو داؤد : كتاب الملا حم)

الراوي : أبو بكر الصديق | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح أبي داود الصفحة أو الرقم : ٤٣٣٨ | خلاصة حكم المحدث : صحيح

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! بے شک تم اس آیت کو پڑھتے ہو:

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ .

"اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو تم کو نقصان نہ پہنچائے گا جو گمراہ ہو جبکہ تم ہدایت پا چکے ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے دیکھیں لیکن پھر اسے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ ان پر اپنا عذاب بھیج دے۔

48 برائی کو مٹانے کے مختلف درجے

عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : مَن رأى منكَرًا فليُغيّرْه بيدِه فإنْ لم يستطِعْ فبلسانِه فإنْ لم يستطِعْ فبقلبِه وذاك أضعفُ الإيمانِ . (صحيح مسلم)

حضرت ابوسعید خذری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے مٹائے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے براجانے یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

مفہوم:

1۔ شریعت کے خلاف ہر عمل کو مٹانا اور روکنا اہل ایمان کے لیے ضروری ہے۔

2۔ اس سرکنے اور مٹانے کے تین درجے ہیں

الف–ہاتھ کے ذریعہ سے یعنی طاقت سے روکنا اور مٹانا۔

ب–زبان سے منع کرنا۔

ج–دل میں براجاننا۔

3۔ اصولی طور پر چونکہ حکومت کے پاس ظاقت ہوتی ہے اس لیے اس کا فرض ہے کہ وہ ہر خلاف شرع عمل کو طاقت سے روکے اور اس کی جگہ نیکی کو قائم کرے۔ عام افراد کا اپنے اپنے دائرہ کار میں عملاً (ضروری نہیں طاقت کے ذریعہ سے ہو) برائی کو روکنا اسی زمرے میں آتا ہے۔

4۔ لوگوں کو منکرات سے زبانی منع کرنا، نیکی کی ترغیب دینا، بذریعہ تحریر نیک خیالات پھیلانا اور فاسد نظریات کا توڑ کرنا، دوسرے درجے میں آتا ہے۔

5۔ جو لوگ ان دونوں ذرائع کی ہمت وطاقت نہیں رکھتے انہیں چاہیے کہ برائی تو سمجھیں اور اس کو تبدیل کرنے کے لیے دعا ہی کر لیا کریں۔

49

برائی سے منع نہ کرنے کا انجام

إنَّ النَّاسَ إذا رأَوا المنكرَ، ولا يُغَيِّرونَه، أَوشَكَ أن يَعُمَّهمُ اللهُ بِعقابِه

الراوي: أبو بكر الصديق | المحدث: الألباني | المصدر: صحيح الجامع، الصفحة أو الرقم: ١٩٧٤ | خلاصة حكم المحدث: صحيح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت

50

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کیا تھی؟

(عن عمرو بن عبسة رضى الله عنه قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم بمكة يعنى فى اول النبوة فقلت ما أنت ؟ قال نبى فقلت: وما نبى ؟ قال: أرسلنى الله تعالى، فقلت: بأى شى أرسلك قال أرسلنى بصلة الأرحام، وكسر الاوثان وأن يؤحد الله لا يشرك به شئ). (صحيح مسلم: كتاب الايمان)

عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ابتدائی زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ میں گیا۔ میں نے پوچھا کہ آپ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مین نبی ہوں، میں نے پوچھا کہ: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالی نے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ میں نے پوچھا کی کیا پیغام دے کر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مجھے اللہ تعالی سے اس مقصد کے لیے بھیجا ہے کہ میں لوگوں کو صلہ رحمی کی تعلیم دوں، بت پرستی ختم کر دوں اور یہ کہ اللہ کی توحید اختیار کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔

ایک مشہور ضعیف حدیث جس سے پرہیز کرنا ہے، اور قرآن اور صحیح أحادیث ہمارے لئے کافی ہے

(عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اوحى الله عزوجل الى جبرئيل عليه السلام أن أقلب مدينة كذاوكذا باهلها فقال يا رب أن فيهم عبدك فلانا لم يعصك طرفة عين قال فقال قلبها عليه ،عليهم فان وجهه لم يتمعر فى ساعة قط) .(البيهقى : شعب الايمان)

أوحى اللَّهُ – عزَّ وجلَّ – إلى جبريلَ – علَيهِ السَّلامُ : أنِ اقلِب مدينةَ كذا وَكَذا بأَهْلِها قالَ : يا رب إنَّ فيهم عبدَكَ فلانًا ؛ لم يعصِكَ طـرفةَ عينٍ ؟ – قالَ : فقالَ : اقلِبها علَيهِ وعليهِم فإنَّ وجهَهُ لم يتمعَّرْ في ساعةٍ قطُّ –

الراوي : جابر بن عبدالله | المحدث : الألباني | المصدر : هداية الرواة،الصفحة أو الرقم : ٥٠٨٠ | خلاصة حكم المحدث : إسناده ضعيف جداً

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ عزوجل نے حضرت جبریل کو وحی کی کہ فلاں شہر کو اس کے باشندوں سمت الٹ دو، اس پر حضرت جبریل نے کہا پروردگار! اس میں تیرا فلاں بندہ ہے جس نے ایک لمحہ کے لیے تیری نافرمانی نہیں کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے حضرت جبریل کو حکم دیا کہ اس شہر کو اس شخص اور باقی لوگوں سمت الٹ دو کیونکہ (شہر میں نافرمانی ہوتی رہی لیکن) میری خاطر ایک لمحے کے لیے بھی اس کے چہرے کا رنگ متغیر نہیں ہوا۔

قرآن کی ایک آیت پر تدبر

لوگوں کو راہ ہدایت دکھانے والے ہر حال میں اللہ تعالی کے عذاب سے محفوظ رہتے ہیں جیسا کہ اس آیت میں ہے،

(ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَٰلِكَ) (یونس : ۱۰۳)

"پھر ہم عذاب سے بچا لیتے ہیں اپنے رسولوں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے"۔

51
ہر شخص اصلاح کا ذمہ دار ہے اور مسؤلیت ہے

(عن ابن عمر رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم : الا کلکم راع وکلکم مسؤل عن رعیته ، فالا مام الذی علی الناس راع وھو مسئول عن رعیته ، والرجل راع علی اھل بیته وھو مسئول عن رعیته ، والمرأة راعیة علی بیت زوجھا وولدہ وھی مسئولة عنھم) .

(بخاري ومسلم : كتاب الصلوة)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو! تم میں سے ہر شخص محافظ اور نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی جو اس کی نگرانی میں دیئے گئے ہیں۔ پس امیر جو لوگوں کا نگران ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور مرد اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) کا نگران ہے، اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی بیوی اپنے شوہر کے گھر اور شوہر کی اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے متعلق پاچھ گچھ ہوگی۔

52
نہی عن المنکر۔۔۔ ایک فریضہ: منکر کو نہ ٹوکنے کا انجام

عن النعمان بن بشـــير قال ' قال رسول اللہ صی اللہ علیه وسلم : مثل المدھن فی حدود اللہ والواقع فیھا مثل قوم استھموا سفینة ' فصـار بعضـــھم فی اسفلھا وصار بعضـــھم اعلمھا ' فکان الذی فی اسفلھا یمر بالماء علی الذین فی اعلاھا فتأذوابة ' فاخذ فأسا ' فجعل ینقر اسفل الســـفینة ' فاتوہ فقالوا مالك ؟ قال تاذیتم بی ولا بدلی من الماء ' فان اخذو علی یدیه انجوہ ةنجو انفسھم ' وان ترکوہ اھلکوہ ا انفسھم

(صحيح بخاري :)

"نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وہ شخص جو اللہ کے احکام کو توڑتا ہے اور جو اللہ کے احکام کو پامال ہوتے ہوئے دیکھتا ہے مگر ایسا کرنے والے تو ٹوکتا نہیں، بلکہ اس کے ساتھ روا داری برتتا ہے، ان دونوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کچھ لوگوں نے ایک کشتی لی اور قرعہ ڈالا، اس کشتی میں مختلف درجے ہیں اوپر نیچے، چند آدمی اوپر کے حصے میں بیٹھے اور چند نچلے حصہ میں، تو جو لوگ نچلے حصہ میں بیٹھے تھے، وہ پانی کے لیے اوپر والوں کے پاس سے گزرتے تاکہ سمندر سے پانی بھریں تو اوپر والوں کو اس سے تکلیف ہوتی آخر کار نیچے کے لوگوں نے کلہاڑی لی اور کشتی کے پیندے کو پھاڑنے لگے، اوپر کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہا تم یہ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں پانی کی ضرورت ہے اور سمندر سے پانی اوپر جا کر ہی بھرا جا سکتا ہے اور تم ہمارے آنے جانے سے تکلیف محسوس کرتے ہو تو اب کشتی کے تختوں کو توڑ کر دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ نبی ﷺ نے یہ مثال بیان کر کے فرمایا: اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں اور سوراخ کرنے سے روک دیتے ہیں تو انہیں بھی ڈوبنے سے بچا لیں گے اور اپنے آپ کو بھی بچا لیں گے۔ اور اگر وہ انہیں ان کی حرکت سے نہیں روکتے اور چشم پوشی اختیار کرتے ہیں تو انہیں بھی ڈبوئیں گے اور خود کو بھی ڈبوئیں گے"۔

53 پڑوسی کو دین کی تعلیم دینا:

مندرجہ ذیل حدیث ضعیف ہے البتہ پڑوسی کے حقوق والی احادیث سے استدلال کر سکتے ہیں

(خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فاثنى على طوائف من المسلمين خيرا ثم قال' ما بال اقوام لا يفقهون جيرانهم ولا يعلمونهم ولا يعظونهم وما بال اقوام لا يتعلمون من جيرانهم ولا يتفقهون ولا يتعظون ؟ والله ليعلمن قوم جيرانهم ويفقهونهم ويامرونهم ويتهونهم وليتعلمن قوم من جيرانهم ويتفقهون ويتعظون اولا عاجلنهم العقوبة ثم نزل' فقال قوم من ترونه عنى بهؤلاء ؟ قالواالا شعرين' هم قوم فقهاء ولهم جيران جفاة من اهل المياه والعراب' فبلغ ذالك الاشعريين فاتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا' يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرت قوما بخير وذكرتنا بشر فما بالنا' فقال ليعلمن قوم جيرانهم وليعظنهم وليامرنهم ولينهونهم وليتعلمن قوم من جيرانهم ويتعظن او لا عاجلنهم العقوبة فى الدنيا' فقالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انفطن غيرنا ؟ فاعاد قوله عليهم فاعادوا قولهم ؛نفطن غيرنا ؟ فقال ذاك ايضا' فقالوا امهلنا سنة فامهلهم سنة ليفقهوهم ويعظوهم' ثم قرء رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الاية) (لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ) (المائدة: ۵ آیت ۷۸، طبراني) الراوي : عبدالرحمن بن أبزى | المحدث : الألباني | المصدر : ضعيف الترغيب، الصفحة أو الرقم : ۹۷ | خلاصة حكم المحدث : ضعيف

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور اس میں کچھ مسلمانوں کی تعریف فرمائی پھر فرمایا "کیوں ایسا ہے کہ کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں میں دینی سمجھ پیدا نہیں کرتے اور انہیں تعلیم نہیں دیتے اور دین نہ جاننے کے عبرتناک نتائج انہیں نہیں بتاتے اور انہین برے کاموں سے نہیں روکتے ؟ اور ایسا کیوں ہے کہ کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں سے دین نہیں سیکھتے اور دینی سمجھ پیدا نہیں کرتے اور دین نہ جاننے کے عبرتناک نتائج معلوم نہیں کرتے ؟" خدا کی قسم !لوگ اپنے پڑوسیوں کو لازم تعلیم دیں، ان کے اندر دینی سمجھ پیدا کریں، انہیں نصیحت کریں۔ ان کو اچھی باتیں بتائیں اور ان کو بری باتوں سے روکیں۔ نیز لوگوں کو اپنی پڑوسیوں سے دین سکھنا ہو گا، دین کی سمجھ پیدا کرنی ہو گی اور ان کے وعظ و نصیحت کو قبول کرنا ہو گا۔ ورنہ میں انہیں بہت جلد سزا دوں گا" پھر آپ منبر سے اتر آئے اور تقریر ختم کردی۔ سامعین میں سے کچھ لوگوں نے کہا۔ یہ کون لوگ تھے جن کے خلاف آپ ﷺ نے تقریر فرمائی۔ "دوسرے لوگوں نے بتایا کہ آپ ﷺ کو روئے سخن قبیلہ اشعر کے لوگوں کی طرف تھا۔ یہ لوگ دین کی سمجھ رکھتے ہیں اور ان کے پڑوس مین چشموں پر رہنے والے دیہاتی اجڈ لوگ ہیں۔ جب اس تقریری کی خبر اشعری لوگوں کو پہنچی تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئے انہوں نے کہا:" اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اپنی تقریر میں کچھ لوگوں کی تعریف فرمائی اور ہمارے اوپر غصہ فرمایا تو ہم سے کیا قصور سرزد ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگ اپنے پڑوسیوں کو لازما تعلیم دیں انہیں وعظ و نصیحت کریں، اچھی بات کی تلقین کریں اور بری بات سے روکیں، اس طرح لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھنا ہو گا وعظ و نصیحت کو قبول کرنا ہو گا اور اپنے اندر دینی سمجھ پیدا کرنی ہو گی ورنہ میں ان لوگوں کو بہت جلد سزا دوں گا۔ تو اشعریین نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم دوسروں مین سمجھ پیدا کریں (یعنی کی التعلیم و تبلیغ بھی ہماری ذمہداری ہے) آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ بھی تمھاری ذمہداری ہے۔ تو ان حضرات نے کہا: ہمیں ایک سال کی مہلت دیجیے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہین ایک سال کی مہلت دی جس میں وہ اپنے پڑوسیوں میں دینی سمجھ پیدا کرینگے اور احکام بتائیں گے، اس کے بعد نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی " لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل۔۔۔۔۔ " الایۃ بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ان پر داؤد اور عیسی ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ سرکش ہو گئے تھے اور زیادتیاں کرنے گے تھے۔"

54

کسی ملامت کی پرواکئے بغیر دعوت کا کام

(عن ابی الولید عبادة بن الصامت رضی الله عنه قال بایعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم علی السمع والطاعة : فی العسر والیسر، والمنشط والمکره ، وعلی اثرة علینا ، وعلی ان لا تنازع الامر اهله الا ان تروا کفروا بواحا عندکم من الله تعالی فیه برهان، وعلی ان نقول بالحق اینما کنا لا نخاف فی الله لومة لآئم)

الراوي : عبادة بن الصامت | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم،الصفحة أو الرقم : ١٧٠٩ | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے تنگی اور آسانی کی حالت میں راحت اور تکلیف کی حالت میں (یعنی ہر حال میں) حکم سننے اور ماننے پر بیعت کی خواہ اس کا اثر ہم پر ہی پڑتا ہو، دیکھیں جس میں اللہ تعالی کی طرف سے ہمارے پاس دلیل ہو اور اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں حق بات کہیں گے۔ اللہ کے دین کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

55

اجتماعی تباہی

عن ام المؤمنین ام الحکم زینب بنت جحش رضی الله عنها ان النبي صلی الله علي وسلم دخل علیها فزعایقول:لا اله الا الله ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یا جوج وماجوج مثل هذه وحلق باصبعیه الابهام والتی تلیها فقلت : یا رسول الله انهلك وفینا الصالحون ؟ قال نعم اذا کثر الخبث . (متفق علیه : کتاب الفتن)

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس (ایک روز) گھبرائے ہوئے تشریف لائے ۔ فرمانے لگے لاالہ الااللہ۔ ہلاکت ہے عرب کے لیے اس برائی کی وجہ سے جو عنقریب آچکی۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا حصہ کھول دیا گیااور اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے ساتھ حلقہ بناکر دکھایا۔ تومیں نے کہایارسول اللہ ﷺ!کیاہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم مین نیک لوگ موجودھوں گے، آپ ﷺ نے فرمایا:جب برائی بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔

قرآن مجید کی اس آیت میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ موجود ہے:

(وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً) (النفال ۸ : ۲۵)

"اس فتنے سے ڈروجو مخصوص طور پر تم میں سے صرف انہی لوگوں کولاحق نہیں ہوگا جنھوں نے ظلم کیاہے

56 دوستی میں مؤثر بنو نہ کہ متأثر

)عن ابن مسـعود رضى الله عنه أن رسول الله قال : ما من نبي بعثه الله فى امة قلبى الا كان له من أمته حوار بون اصحاب يأخذرن بسنة ويقتدون بأمره ثم أنها تخلف من بعدهم خلوف يقولون مالا بفعلون ويفعلون ما لا يؤمـرون فمن جاهدهم بيده فهو مومن ومن جاهد هم بقلبه فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن وليس وراء ذالك من الايمان حبة خردل) . (مسلم : فضائل الصحابة)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے جب بھی مجھ سے پہلے کسی امت میں نبی مبعوث فرمایاتواس کی امت میں کچھ لوگ نبی کے مخلص ساتھی ہوتے تھے جواس کے طریقہ کواختیار کرتے تھے اوراس کے حکم کی پیروی کرتے تھے پھراس کے بعد کچھ ایسے نااہل لوگ پیداہوئے جووہ بات کہتے تھے جس پروہ خود عمل نہیں کرتے تھے اور ایسے کام کرنے لگے جن کاحکم نہیں تھا، پس جو شخص ان کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے، جواپنی زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جواپنے دل سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے۔ اس کے بعدرائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔

57 علم والوں کے منکر کو سختی سے ٹوکنا جائز جبکہ کے بدو کو آپ نے نرمی کی:

عن ابی سعید الخذری رصی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال : ایاکم والجلوس فی الطرقات فقالوا یا رسول اللہ ما لنا من مجالسنا بدنتحدث فیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا أبیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقه"قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ ؟ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنھی عن المنکر" . (بخاري : باب المظالم)

حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ پس وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہمارے لیے ان میں بیٹھے بغیر چارہ نہیں ہم وہاں ضروری باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں بیٹھنا ہی ہے تو راستے کو اس کا حق دے دیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا: راستے کا حق کیا ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا: نگاہ نیچی رکھنا' تکلیف دہ چیز کا (راستہ سے) ہٹانا اور سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای خاتما من ذھب فی ید رجل فنزعہ فطرحہ وقال یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلھا فی یدہ فقیل للرجل بعد ماذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: خذ خاتمک انتفع بہ۔ قال: لاواللہ لا اخذہ ابدا وقد طرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . (مسلم: کتاب اللباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اس کے ہاتھ سے نکالا اور پھینک دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی آگ کے انگارے کا قصد کر سکتا ہے کہ اسے ہاتھ میں رکھ لے۔ رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد اس آدمی کو کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی لے لے اور اس سے (پہننے کے علاوہ اور کوئی) نفع حاصل کر لے۔ کہنے لگا خدا کی قسم! میں اسے کبھی نہیں لوں گا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پھینک دیا ہے۔

عن حذیفة رضی اللہ عنه عن النبي صلی اللہ علیه وسلم قال : "والذی نفسی بیده لتامرن بالمعروف ولتھون عن المنکر اولیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عقابا منه ثم تدعونه فلا یستجاب لکم" . (ترمذي : کتاب الفتن) حسن الالبانی

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالی تم پر اپنا عذاب بھیجے پھر تم اسے پکارو گے لیکن تمہاری فریاد نہیں سنی جائے گی۔

58 قول و فعل کے تضاد کا عبرت ناک انجام:

قال الله تعالـــــى : (أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ) (البقر ۲: ٤٤)

اللہ تعالی نے فرمایا:"" کیا تم لوگوں کو نیک کام کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ کتاب پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں۔

وقال تعالى : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ) (الصف ٦١ : ٢)

نیز فرمایا: مسلمانو! ایسی بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں سخت ناپسند ہے اللہ کے نزدیک یہ بات کہ کہو جو کرکے نہ دکھاؤ۔

وعن ابى زيد اسامة بن زيد بن حارثة رضى الله عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : يؤتى بالرجل يوم القيامة فيلقى فى النار فتدلق اقتاب بطنه فيدور بها كما الحمار فى الرحا فيجتمع اليه اهل النار فيقولون : يا فلان مالك ؟ الم تكن تامر بالمعروف وتنهى عن المنكر ؟ فيقول بلى كنت امر بالمعروف ولا آتيه وأنهى عن المنكر وآتيه . (بخاري ومسلم : بدء الخلق)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ روز قیامت ایک آدمی لایا جائے گا پھر اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ تو اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی اور انہیں لے کر وہ ایسے گھومے گا جیسے چکی میں گدھا گھومتا ہے تو اس کے پاس دوزخی اکھٹے ہو جائیں گے اے فلاں تجھے کیا ہو گیا؟ کیا تو نیکی کا حکم نہیں کرتا تھا اور برائی سے منع نہیں کیا کرتا تھا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ میں نیکی کا حکم دیتا تھا مگر خود نیکی نہ کرتا تھا اور لوگوں کو برائی سے منع کرتا تھا مگر خود برائی کا ارتکاب کرتا تھا۔

58 کردار کا اثر

عن حرملة رضى الله عنه قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم 'ماتامرنى به اعمل ؟ قال ائت المعروف واجتنب المنكر ' والنظر ما يعجب اذنك ان يقول لك القوم اذاقمت من عندهم فأته 'وانظر الذى تكره ان يقول لك القوم اذا قمت من عندهم فاجتنبه . (بخاري : كتاب بدء الخلق)

حضرت حرملہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کن باتوں پر عمل کی تلقین فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: نیکی پر عمل کرو اور برائی سے بچو، اور دیکھو اگر تم یہ پسند کرتے ہو کہ لوگ مجلس سے اٹھ کر چلے جانے کے بعد تمہیں اچھے اوصاف سے یاد کریں تو تم اپنے اندر اچھے اوصاف پیدا کرو اور جن باتوں کو تم ناپسند کرتے ہو کہ تمہاری عدم موجودگی میں لوگ تمہارے بارے میں کہیں تو ان باتوں سے پرہیز کرو۔

60
دین خیر خواہی کا نام ہے

عن تميم الداری رضی الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الدين النصيحة ثلاثا قلنا لمن؟ قال لله ورسوله ولكتابه ولائمة المسلمين وعامتهم. (مسلم: كتاب الايمان)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دین خیر خواہی وخلوص کا نام ہے یہ بات آپ ﷺ نے تین بار فرمائی۔ ہم نے پوچھا کس کے لیے خلوص اور خیر خواہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، مسلمانوں کے اجتماعی نظام کے سربراہوں کے لیے اور عام اہل اسلام کے لیے۔

61
دعوت کی کامیابی۔۔۔ امتحان کی راہ سے

عن خباب بن الارت قال: شكونا الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة له فى ظل الكعبة فقلنا: ألا تستنصلنا ألا تدعوا الله لنا؟ قال كان الرجل فيمن قبلكم يحفرله فى الارض فيجعل فيها فيجاء بالمنشار فيوضع على راسه فيشق بأثنين وما يصده ذالك عن دينه ويمشط بأمشاط الحديد مادون لحمه من عظم وعصب وما يصده ذالك عن دينه والله ليتمن الله هذا الامرحتى يسير الراكب من صنعاء الى حضر موت لا يخاف الا الله او الذئب على غنمه ولكنكم تستعجلون. (بخاري: كتاب المناقب)

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کعبہ کے سائے میں چادر سر کے نیچے رکھ کر لیٹے ہوئے تھے (اس زمانے میں مکہ والے بے پناہ ظلم و ستم مسلمانوں پر توڑ رہے تھے) ہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ہمارے لیے اللہ سے مدد طلب نہیں کرتے؟ آپ ﷺ اس ظلم کے خاتمہ کی دعا نہیں کرتے؟ نبی ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں کہ ان میں سے کسی کے لیے گڑھا کھودا جاتا، پھر اسے گرھے میں کھڑا کیا جاتا، پھر آرا لایا جاتا اور اس سے اس کے ضسم کو چیرا جاتا، یہاں تک کہ اس کے جسم کے دو ٹکڑے ہو جاتے پھر بھی وہ دین سے نہ پھرتا، اور اس کے جسم میں لوہے کے کنگھے چبھوئے جاتے جو گوشت سے گزر کر ہڈیوں اور پٹھوں تک پہنچ جاتے، مگر وہ اللہ کا بندہ حق سے نہ پھرتا اللہ کی قسم! یہ دین غالب ہو کر رہے گا یہاں تک کہ سوار صنعاء (یمن) سے حضر موت تک سفر کرے گا اور راستہ میں اللہ کے سوا اسے کسی کا خوف نہ ہو گا، البتہ چرواہے کو صرف بھیڑیوں کا خوف رہے گا کہ کہیں بکری اٹھا کر نہ لے جائیں لیکن افسوس تم لوگ جلدی کرتے ہو۔

Ask Islampedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

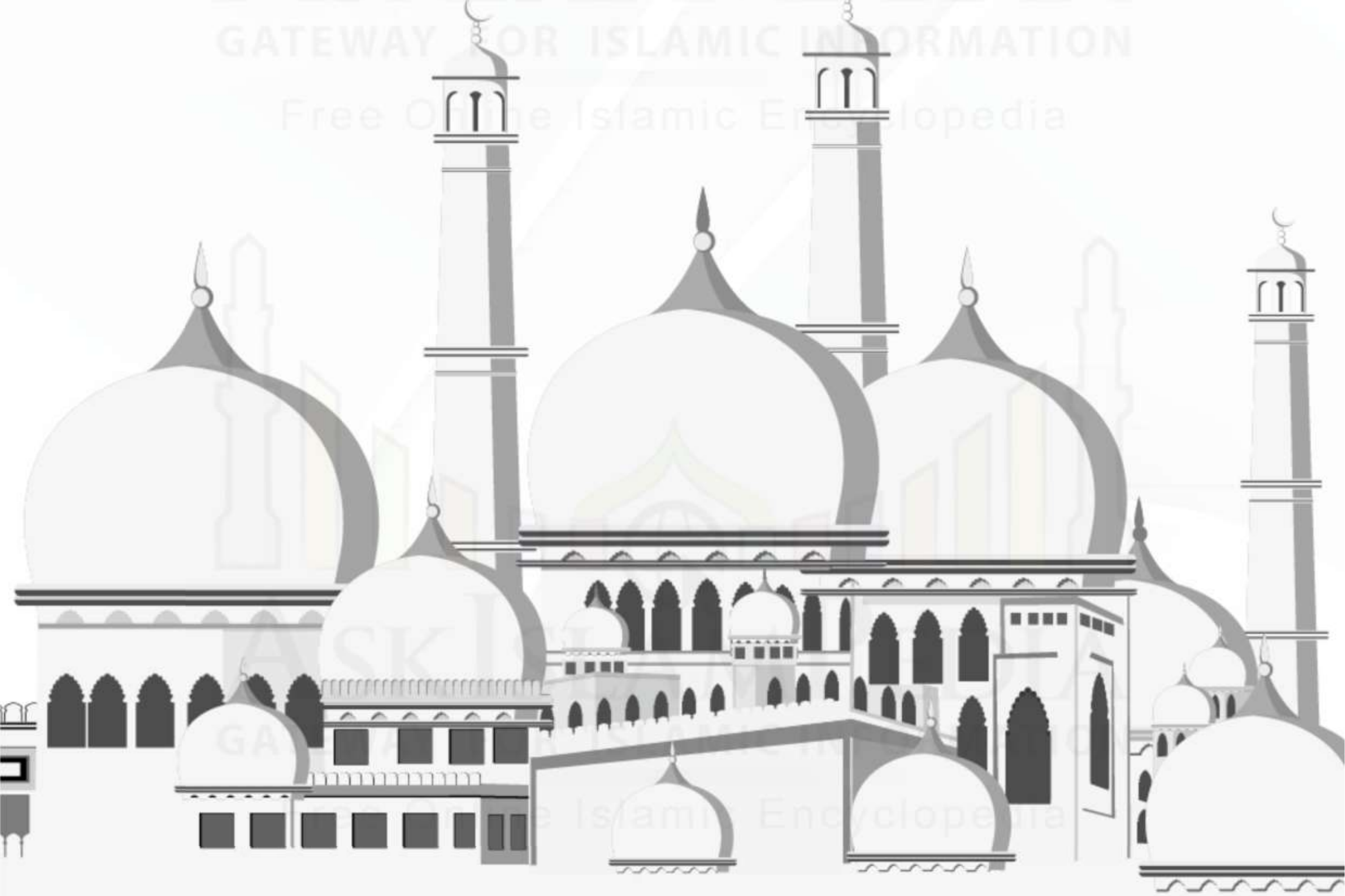

حکمت تبلیغ اور اصلاح

62 دین کو آسان انداز میں پیش کیا جائے

يَسِّرُوا ولا تُعَسِّرُوا، وبَشِّرُوا، ولا تُنَفِّرُوا.

الراوي : أنس بن مالك | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري،الصفحة أو الرقم : ٦٩ | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

آسانی پیدا کرو۔

63 ب: وعظ و نصیحت کا حکیمانہ طریقہ

عن شقيق قال كان عبد الله بن مسعود رضى الله عنه يذكر الناس فى كل خميس فقال له رجل يا ابا عبد الرحمن لو دوت أنك ذكرتنا فى كل يوم قال اما أنه يمنعنى من ذالك أنى اكره ان أملكم وأنى اتخولكم بالموعظة كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخولنا بها مخافة السامة علينا .(بخاري : كتاب العلم)

حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ہر جمعرات کے دن وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے، ایک آدمی نے ان سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! میری خواہش ہے کہ آپ روزانہ نصیحت فرمایا کریں، انہوں نے کہا کہ اس خطرے کے پیش نظر کہ کہیں تم اکتانہ جاؤ میں تمہیں روزانہ وقت نہیں دے سکتا۔ میں وعظ و نصیحت کے معاملہ میں اسی طرح تمہارا خیال رکھتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ وعظ و نصیحت کے معاملہ میں ہمارا خیال رکھا کرتے تھے۔

64

ج: بات کو خوب واضح کرنا چاہیے

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبي صلی اللہ علیه وسلم : اذا تکلم بکلمة اعادها ثلاثا حتی تفهم عنه واذا أتی علی قوم فسلم علیهم ثلاثا . (بخاري : کتاب العلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی بات کہتے تو اسے تین بار دہراتے تاکہ سمجھی جاسکے اور جب کسی قوم کے پاس آتے تو تین بار سلام کرتے۔

65

د: نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے

عن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم : اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثه الا من صدقة جارية او علم ینفع به او ولد صاح یدعو له . (مسلم : کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر تین قسم کے عمل باقی رہتے ہیں (۱) صدقہ جاریہ (۲) ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا رہے (۳) ایسی نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔

66 سنت زندہ کرنا:

عن ابی هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بدء الاسلام غريبا وسيعود كما بدأ فطوبى للغرباء. (صحيح مسلم: كتاب الايمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین کی ابتداء اجنبی ماحول میں ہوئی اور وہی ابتدائی دور پھر لوٹ آئے گا۔ بشارت ہے اجنبیوں کے لیے۔

67 عفو ودرگزر داعی کے اسباب ہیں

عن ابن عباس فی قوله تعالى "ادفع بالتى هى أحسن" قال الصبر عند الغضب والعفو عند الاسائة فاذا فعلوا عصمهم الله وخضع لهم عدوهم كانه ولى حميم. (بخاري : كتاب التفسير)

ابن عباس رضی اللہ عنہ "ادفع بالتی" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: دعوت کا کام کرنے والے کو صابر اور بردبار ہونا چاہیے۔ لوگ اگر غصہ دلانے والی حرکات پر اتر آئیں تو اسے صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ لوگوں کی بد اخلاقی پر ان کو معاف کر دینا چاہیے۔ اگر لوگ ایسا کریں تو اللہ ان کی حفاظت فرمائے گا اور دشمن ان کے سامنے جھک جائے گا، وہ گہرا دوست اور پرجوش حامی بن جائے گا۔

68 مطالعہ

دعوت و تبلیغ میں سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ ضروری ہے

69

دعوتِ دین کے لئے حکمت اور خیر خواہی

ہر نبی اور رسول کی بنیادی دعوت یہی رہی ہے کہ۔۔۔۔

(يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّـهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـٰهٍ غَيْرُهُ) (الاعراف : ٥٩)

"اے برادران ملت! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے"۔

)يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي أَفَلَا تَعْقِلُونَ) (هود : ٥١)

"اے میری قوم! میں اس (وعظ و نصیحت) کا تم سے کچھ صلہ نہیں مانگتا میر اصلہ تو اس اللہ کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا بھلا تم سمجھتے کیوں نہیں"۔

70

باب اول: دعوتِ دین کی اہمیت

)وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿٢﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾) (العصر :١-٣)

"زمانہ گواہ ہے کہ انسان ضرور ضرور خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، نیک عمل کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے"۔

(وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ) (التوبہ : ١٢٢)

اور سب مسلمانوں کے لئے تو یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اس کام کے لئے کھڑے ہوتے، لیکن ایسا کیوں نہ ہوا کہ اس کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ نکل کر آتے تاکہ دین میں بصیرت حاصل کرتے اور جب (علم حاصل کر لینے کے بعد) اپنی قوم کی طرف لوٹتے تو ان لوگوں کو انذار کرتے، تاکہ وہ (گناہوں سے) بچے۔

71

باب دوم: داعی اور اس کی صفات

- دین پر پختہ ایمان
- اللہ تعالی اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے سچی محبت
- احساس ذمہ داری
- دین اور دنیا کے ضروری علوم پر عبور
- عقل و دانش
- اخلاص
- خوش خلقی
- مصیبتوں میں صبر کرنے کی عادت
- نعمتوں پر شکر کرنے کی عادت
- اللہ تعالی کی یاد سے دل کا معمور ہونا
- اللہ تعالی کا خوف
- اللہ تعالی پر توکل اور اسی سے اجر کی امید
- ایثار
- عجز و انکسار
- حقوق العباد کی پابندی
- رزق حلال
- شجاعت و بہادری (تاکہ داعی کسی سے مرعوب ہو کر حق کے اظہار سے نہ رک سکے)
- اچھی جسمانی صحت
- اپنے مخاطبین کی زبان میں طریق بائے کار سے واقفیت

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

ایک داعی کو جہاں یہ اچھی خصوصیات خود میں پیدا کرنی چاہیے وہاں کچھ رذائل سے نجات بھی ضرور حاصل کرنی چاہیئے۔ان میں سے چند یہ ہیں:

- تکبر (اپنے علم، دولت، عمل، حسن یا کسی اور وجہ سے دوسروں کو حقیر سمجھنا اور ھ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو قبول کرنے سے انکار
- کر دینا۔)
- غصے اور دیگر جذبات کا ناجائز استعمال
- غفلت (اللہ تعالیٰ کی پرواہ نہ کرنا اور اس کے احکام پر توجہ نہ دینا)
- ریاکاری (اللہ تعالیٰ کی بجائے لوگوں کو دکھانے کے لئے عمل کرنا)
- وسوسوں (شیطان کی طرف سے آنے والے برے خیالات) کو درست سمجھنا یا ان سے پریشان ہونا
- لہو ولعب (ایسے فضول کاموں میں وقت ضائع کرنا جن کا کوئی دنیاوی یا اخروی فائدہ نہ ہونا)۔
- محبت دنیا (دنیا کو آخرت پر ترجیح دینا)
- بدعت (دین میں نئی نئی ایجادات کرنا)
- اشتغال بالادنی (اعلی چیز چھوڑ کر ادنی پر اپنا وقت اور پیسہ برباد کرنا)
- جسمانی صحت کو نقصان پہنچانا
- حسد (دوسروں کو حاصل شدہ نعمتیں دیکھ کر جلنا کہ)
- بد اخلاقی
- ظلم اور ناانصافی
- لالچ
- بخل اور کنجوسی
- فضول خرچی
- حق کو چھپانا

جاہلی عصبیت (اپنے باپ دادا کی پیروی کرنا، اپنے گروہ کی بات کو ہمیشہ فوقیت دینا اور دوسرے کی بات کو رد کرنا ۔صوبائی، نسلی، لسانی اور فرقہ وارانہ تعصب)

72 دعوت کے فضائل

دعوت کی فضیلت میں بکثرت آیات واحادیث موجود ہیں۔
آیئے ہم چند فضائل پر نظر ڈالتے ہیں۔
(1) داعی کی بات سے بہتر کسی کی بات نہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:
(وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّـهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ) (فصيلت :٣٣) "اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقینا مسلمانوں میں سے ہوں"۔
(2) داعی کے لئے بے شمار اجر وثواب ہے۔
رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:(من دل علی خير فله مثل أجر فاعله)(رواہ مسلم) "جس نے راہ ہدایت کی دعوت دی تو اس کے لئے اس کی اتباع کرنے والوں کے اجر کی طرح اجر وثواب ہے اور اس سے اتباع کرنے والوں کے اجر وثواب میں کوئی کمی بھی نہیں ہو گی"۔
نیز رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب کر کے فرمایا:(فوا لله لأن يهدي الله بك رجلا واحد خير لك من أن يكون لك حمر النعم) (متفق عليه)ھ
"اللہ کی قسم! اللہ تمہارے ذریعہ ایک آدمی کو ہدایت دے دے یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے"۔
(3) دعوت ہی کی بنا پر یہ امت خیر امت کے لقب سے سرفراز ہوئی۔
ارشاد ربانی ہے:(كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّـهِ) (آل عمران : ١١٠)
"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک بوتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالی پر ایمان رکھتے ہو"۔

(4) دعوت کی مشقت اٹھانے والا ضرور کامیاب ہو گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) (آل عمران : ١٠٤)

"تم مین سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں"۔

73 توحید سب سے پہلے

رب کے راستے میں سرفہرست صحیح عقیدہ، اخلاص اور توحید عبادت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّـهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ) (الرعد:٣٦)

"آپ اعلان کر دیجئے کی مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں، میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے"۔

دعوت کی اساس یہی توحید ہے۔ سارے انبیاء نے توحید سے اپنے دعوت کا آغاز کیا، بلا اختلاف یہی تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا منہج رہا ہے۔

محمد ﷺ مکہ میں تیرہ سال تک لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے رہے اور انھیں شرک سے روکتے رہے۔ صلاۃ وزکاۃ اور صوم وحج کا حکم بعد میں آیا، چوری وسود کوری، زناکاری بدکاری اور قتل وغارت گری سے بھی بعد میں منع کیا گیا۔ کلمہ توحید کے اقرار سے ہی ایک شخص اسلام میں داخل ہوتا ہے اور کلمہ توحید پڑھ کر وفات پانے والا جنت میں جائے گا۔

74

توحید کے بعد پورا اسلام (ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً)

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: (الـر كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَـى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ) (ابراهيم: ١)

"الر! یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں، ان کے رب کے حکم سے، زبردست اور تعریفوں والے اللہ کے راستے کی طرف"۔

داعی کے اخلاق واوصاف

داعی کو کن اخلاق واوصاف کا حامل ہونا چاہئے، کتاب وسنت کے اندر متعدد مقامات میں ان کا بیان آیا ہوا ہے۔ چند صفات کا ہم ذکر کرتے ہیں۔

داعی کے اوصاف

1۔ اخلاص

2۔ بصیرت

3۔ صداقت

4۔ تواضع

5۔ حلم ورفق

6۔ صبر

75

اسلام کا تعارف پیش کرنا

دعوت کے حوالے سے مسلم اور غیر مسلم دونوں طبقوں میں تعارف اسلام پیش کرنا، کار خیر ہے، یقینا ایسی دعوت زیادہ حامل ثواب ہے۔

دعوت کے ضمن میں اعتراضات اور ان کے جوابات

01 اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: عائشہ کی رسول اللہ ﷺ سے کم عمری میں شادی کی حقیقت؟

A. عائشہ سے کم عمری میں شادی کرنا عیب ہے تو تمہاری کتابوں میں مذکور انبیاء پر بھی تم نے عیب لگایا کہ وہ زنا کرتے تھے۔

B. نصاریٰ کی کتاب میں لکھا ہے کہ مریم کا خطبہ نکاح یوسف نجار سے ہوا اس وقت مریم کی عمر صرف ۱۲ سال تھی اور یوسف نجار کی عمر ۸۹ سال تھی۔ ۷۷ سال بڑے تھے۔

C. خولہ بنت حکیم نے یہ پیغام دیا تاکہ ابو بکر الصدیق اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان قرابت اور بڑھ جائے۔

D. محمد ﷺ سے پہلے جبیر بن مطعم بن عدی نے خود اپنا شادی کا پیغام پیش کیا تھا جس سے واضح ہے کہ وہ عنفوان شباب پر تھیں۔

E. قریش مختلف طرح سے آزمایا کرتے تھے اور تکلیفیں دیا کرتے تھے لیکن جب عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی تو کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

F. عرب کی لڑکیوں میں اس طرح رواج تھا جن کی مثالیں ابو بکر، عمر وغیرہ کی ہیں۔

G. علم دین کا ایک چوتھائی حصہ عائشہ سے مروی ہے۔ جس میں اللہ کی حکمت واضح ہوتی ہے۔ کم عمری میں حفظ احادیث کے امکانات غالب ہوتے ہیں۔

H. Askislampediaپر تفصیلی آرٹیکل موجود ہے

02
اعتراض

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی کا مسئلہ ؟

A. فوقعت في قلبه . . . سبحان مقلب القلوب . . . یہ روایتیں ثابت نہیں ہیں۔

B. یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اس لئے آپ ﷺ نے نکاح کیا اور اس پر زینب دوسری سوکنوں پر فخر کرتی تھیں کہ میرا نکاح اللہ نے آسمانوں میں کر دیا۔

C. محمد ﷺ کے حکم پر زید رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تھا لیکن جب نوبت طلاق تک پہنچ گئی تب اللہ نے آپ ﷺ کا زینب بنت جحش سے نکاح کر دیا۔

D. آزاد عورت کا نکاح غلام سے کیا جا سکتا ہے اور لے پالک کی بیوی بہو کے حکم میں نہیں ہوا کرتی اور لے پالک حقیقی بیٹا نہیں ہوا کرتا۔ یہ واضح کرنے کے لئے آپ ﷺ کے نکاح کے ذریعہ سمجھایا گیا۔

E. خشیت خوف کے معنی میں نہیں بلکہ حیا کے معنی میں ہے اور یہود اور منافقین کے فتنہ سے محتاط ہو رہے تھے۔ اس پر اللہ نے اپنے فیصلہ کو جاری کیا۔

03
اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: تعداد ازواج رسول ﷺ پر مسئلہ اور اس کا جواب

A. اگر نکاح کرنا عیب ہے تو زنا کرنا اس سے بڑا عیب ہے۔ کسی کی بیوی سے زنا کرنے کے لئے اسکے شوہر کو قتل کروانا اس سے بڑا جرم ہے۔ اپنی ہی بیٹیوں سے زنا کرنا اس سے بھی بڑا جرم ہے۔ جب زنا کرنے سے کسی کی نبوت ساقط نہیں ہوتی (تمہارے زعم میں) تو نکاح کرنے سے کیسے رسالت ساقط ہوتی ہے۔ زنا، شرک اور خیانت کرنے سے کیسے ساقط نہیں ہوتی۔

B. بلکہ محمد ﷺ نبی اور انسان تھے آپ ﷺ نے نکاح کا طریقہ اختیار کیا تا کہ لوگ بھی اسی کو اپنائیں، یہ کوئی انوکھے رسول نہ تھے کہ اپنی گزرے ہوئے انبیاء کی مخالفت کرتے۔

C. محمد ﷺ نے پچاس سال کی عمر میں ہی شادیاں کیں، اور آپ ﷺ کی تمام کی تمام بیویاں بیوہ، مطلقہ تھیں سوائے عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہی ایک باکرہ تھیں۔

D. محمد ﷺ کی تعدد ازدواج میں چار حکمتیں ہیں:

i. تعلیمی حکمت: عورتوں کے نجی مسائل جس میں حیاء کا تعلق ہوتا ہے وہاں پر اپنی بیوی کے ذریعہ تعلیم دیا کرتے تھے۔ (عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما اس کی مثال ہیں)

ii. شرعی حکمت: جاھلی رسوم و رواج کا قلعہ قمع کرنے کے لئے نکاح کیا جیسے متبنی کی بیوی، متبنی حقیقی بیٹا نہیں ہوتا۔

iii. سماجی حکمت: عائشہ سے نکاح کرنے کا مطلب ابو بکر کا پہلے پہل وزیر بننا ہے، اور عمر کی بیٹی سے نکاح کرنا انکا دوسرے وزیر بننا ہے، اور عثمان و علی کی تکریم کی خاطر تاکہ وہ آگے چل کر خلافت سنبھالیں اس لیے آپ ﷺ نے اپنی بیٹیوں کا نکاح ان سے کروایا۔

iv. سیاسی حکمت: قبائل کو جوڑنے اور اپنے سے قریب کرنے کے لئے آپ ﷺ نے نکاح کیا جیسے جویریہ جس سے قبیلہ بنی المصطلق پورا کا پورا اسلام میں داخل ہو گیا۔ اسی طرح صفیہ جو ایک یہودی قبیلہ کی لڑکی تھی، اور ام حبیبہ جو ابو سفیان کی لڑکی تھیں۔

04 اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: اللہ کے رسول ﷺ پر جادو کیے جانے والی احادیث کی صحت پر سوالات اور ان کا جواب؟

A. اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو آزماتا ہے تاکہ انکے درجات بلند کرے اور اجر میں اضافہ کرے اسی لئے اللہ نے محمد ﷺ کو آزمایا، لبید بن اعصم نے آپ ﷺ پر جادو کیا۔

B. اللہ کے رسول ﷺ بشر تھے اور دنیوی بشری تقاضے آپ ﷺ پر پورے ہوا کرتے تھے جیسے مصیبت و تکالیف، بیماری اور جادو وغیرہ۔ لیکن اس کا کار نبوت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

C. شیطان اللہ کے مخلص بندوں پر حاوی نہیں ہو سکتا، (یعنی گمراہ نہیں کر سکتا، برائیوں کو مزین نہیں کر سکتا، ان کو اچک نہیں سکتا) البتہ بدن میں تکلیف ڈال سکتا ہے جس سے قرآن انکار نہیں کرتا۔ جیسے ایوب نے کہا: انی مسنی الشیطان بنصب وعذاب) (ص:۴۱)۔

D. نبی کریم ﷺ کا یہ خبر دینا کہ لبید بن اعصم نے آپ پر جادو کیا اور جادو کی جگہ بھیج کر جادو کردہ چیزوں کو ختم کرنا یہ خود آپ ﷺ کے نبی ہونے کی دلیل ہے۔ اگر یہ نبی نہ ہوتے تو کیسے دوسروں کو بتاتے۔

E. نبی ﷺ نے اسی حالت میں وحی کے ذریعہ جادو کا توڑ سیکھا اسکا مطلب یہ ہے بہت ہلکا اثر ہوا، وحی کے تلقی (وحی حاصل کرنے) اور اسکے نشر و اشاعت میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا۔

F. محمد ﷺ نے معوذتین پڑھ کر دم کیا جس سے جادو ختم ہوگیا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ معوذتین اللہ کا کلام ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

G. اگر احادیث رسول ﷺ صحابہ کی طرف سے منسوب باتیں ہوتیں تو وہ لوگ سب سے پہلے اس حدیث کو گم کردیتے کیونکہ اس میں نبی کی شان میں کمی کی بات لگے گی ان کے زعم کے مطابق۔

05 اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: اسلام میں مرتد کا حکم اور اس پر سزا کا مسئلہ؟

A. اسلام دین کے اختیار کرنے میں مطلق آزادی عطا کرتا ہے، کسی کو مجبور نہیں کرتا (لا اکراہ فی الدین)، مرتد پر حکم نافذ کرنا ہے تو اسلامی حکومت ہی کرسکتی عام آدمی نہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی حکومت میں مرتد ہونے کا اعلان کرنے سے اس میں دنیوی اعتبار سے غداری کی بو بھی آرہی ہے، جو اسلام لانے کے بعد دین سے پھر جائے گویا وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ کر رہا ہے اس وجہ سے مرتد کی سزا سخت بتائی گئی جیسے حکومتیں غداری کی سزا قتل بتاتی ہے لیکن اسلام کی یہ سزا نافذ ہونا ضروری نہیں۔ اور اک مسئلہ یہ ہے حکم کیا ہے اور اس حکم کو نافذ کرنا کیا ہے دونوں میں بڑا فرق ہے اور نفاذ کیلئے کئی مراحل long process ہے اور وقت کا حاکم فیصلہ لیتا ہے مشورہ کے بعد، کسی معین کی تکفیر آسان نہیں اسکے شرطیں ہیں۔

i. ملزم کا قصد معلوم کیا جائیگا۔

ii. دلائل کے ذریعہ اتمام حجت کرنا۔

iii. تاویل دور کرنا

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

موانع تکفیر ختم ہونا ضروری ہے جیسے اجہل و ۲ خطا (چوک) و ۳ اکراہ ۴ و تاویل وغیرہ

B. عقیدہ اور ایمان ایک بنیاد ہے جس پر جنت جہنم کے فیصلہ ہوتے ہیں لہذا یہ سنجیدہ مسئلہ ہے عام بھولے بھالے لوگ بھی مرتد کی وجہ سے جہنم کے گڑھے کی طرف خودکشی کے فیصلے کرسکتے ہیں لہذا حکومتیں عوام کو خودکشی اور خود کو تکلیف ڈالنے والے فیصلوں سے چوکنا رکھنے کیلئے سخت قانون کا اعلان کرتی ہیں جس طرح ایک غداری پر سخت سزاوں کا اعلان کرتی ہیں اسی طرح اسلام صرف مسجد کے احکامات نہیں بتاتا بلکہ ملک و سماج میں اسلام سے غداری کے قوانین بھی بتاتا ہے لیکن قوانین کی بنیاد پر عام آدمی قانون کو ہاتھ میں نہیں لے سکتا اور حاکم پر بھی فوراً واجب نہیں کے حد نافذ کرے بلکہ یہ بھی نفاذ کافی تنبیہ اور توبہ کی تلقین کے بعد کیا جاتا ہے۔ فیصلہ حاکم لیتا اسکے منفی و مثبت اثرات کے حساب سے، علماء کے مشورے کے بعد نہ کے نفسانی انتقام کی بنیاد پر۔

ایک اسکول میں داخلہ لینا اور نہ لینا آپ کا اختیار ہے اور داخلہ لینے کے بعد اسکول کے قوانین کو ظلم نہیں بلکہ ڈسپلین کا نام دیا جاتا ہے اس طرح اسلام قبول کرنے پر اکراہ جائز نہیں لیکن اسلام لانے کے بعد قوانین کو فالو کرنا ڈسپلن ہے، مرتد اور تکفیر کا نفاذ وقت کے حاکم کے ہاتھ میں کہ علماء اور قاضی کے شوری کے بعد غور کرے کہ نافذ کرنے کے مراحل طے ہوئے یہ نہیں؟

06 اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: اسلام میں جنت کا تصور صرف عورتوں اور شراب و شباب و کباب ہی ہے؟

A. جنت کی نعمتیں صرف مادی نہیں بلکہ روحانی انعامات بھی ہیں جیسے رب کا دیدار، جو بقیہ ساری نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے۔(للذین احسنوا الحسنی وزیاد(یونس:۲۶)، وجوه يومئذ ناضر الى ربها ناظر (القيام:۲۲)، فيكشف الحجاب فما اعطوا شيئا احب اليهم من النظر الى ربهم عزوجل (مسلم:۱۸۱)

B. قرآن کے اندر جنت کی جن نعمتوں کا ذکر ہے وہ دنیوی نعمتوں سے صرف نام میں مشابہ ہیں، حقیقت میں اسکی لذت کو ہم بیان نہیں کرسکتے۔رسالۃ الاکلیل لک مجموع الرسائل الکبری لابن تیمیہ ۲:۱۱) عن جابر بن عبدالله قال قال رسول الله يأكل اهل الجنة فيها... مسلم:۲۸۳۵) .....عن أبي هريرة عن النبي قال يقول الله تعالى: أعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر... البخاري:۳۲۴٤)

C. عیسی نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انکے ساتھ ملکوت اللہ الجدید یعنی جنت میں شراب پیئیں گے۔ مرقس:۲۵:۱۴

D. عیسی نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ میں تمہارے لیے اسی طرح ایک ملکوت بناوں گا تاکہ میرے دستر خوان پر کھاؤ پیو اور میری کرسیوں پر بیٹھو تاکہ تم کو بنی اسرائیل کے بارہ قبیلہ کا بدلہ دیا جائے۔ انجیل لوقا:۲۲:۳۰

E. سفر ایوب میں لکھا ہوا ہے کہ اعلم ان الھي حي، وأني ساقوم في اليوم الاخير بالجسدي وسأری بعيني اللہ مخلصی (آی۱۹:۲۵-۲۷)

F. عیسی نے کہا کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہت سے لوگ مشارق اور مغارب سے آئیں گے اور ابراہیم، اسحق اور یعقوب سے آسمانوں کے ملکوت میں ٹیک لگائیں گے۔ انجیل متی:۸:۱۱

07 اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: خالق کے لئے مکر کی صفت کا معنی کیا ہے؟

اللہ مکر کا جواب دیتے ہیں:

A. مکر کا مطلب: کسی حیلہ کے ذریعہ کسی کا اسکے مقصد کو پانے سے پھیر دینے کو مکر کہتے ہیں۔ محمود قسم کا مکر جس سے صرف اچھے کام کی تکمیل ہوتی ہے، (واللہ خیر الماکرین: ۳:۵۴) اسی معنی میں اللہ نے اپنے لئے مکر کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مذموم قسم کا مکر جس کے ذریعہ سے برے کام کو انجام دیا تاہے۔

B. الجبار کا لفظ اہل کتاب کی کتابوں میں مذکور ہے۔ جیسے (مزمور:۲۴:۸) سفر ایوب میں القھار کا لفظ (۱۱:۳۰) سفر دانیال میں المضل کا لفظ (۴:۳۷) مزمور میں المنتقم کا لفظ (۱۸:۴۷) سفر الامثال میں الضار کا لفظ (۸:۳۶) سفر اشعیا میں خالق الشر (۴۵:۷) رسالہ ثانیہ تسالونکی (۲:۱۱) عبرانیین میں الوارث کا لفظ (۱:۱-۳) موجود ہے۔

08 اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: عائشہ کے لحاف میں وحی کے آنے پر مسئلہ؟

A. وحی کا نزول لحاف عائشہ میں ہونے کا مطلب جماع کے موقع پر نہیں بلکہ آپ ﷺ بستر پر انکے ایک جانب ہوتے تب وحی نازل ہوتی اور یہ شرف صرف عائشہ کو حاصل تھا۔

B. اس حدیث میں عائشہ کا شرف بتانا مقصود ہے دوسری امہات المؤمنین کے مقابلے میں۔

09
اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: کیا رسول ﷺ پر نسیان طاری ہوتا تھا؟

A. نسیان کے وقوع کی دو قسمیں ہیں ایک ایسی چیزوں کا نسیان جن باتوں کی تبلیغ کا آپ ﷺ کو حکم نہیں دیا گیا۔ جیسے بشری طبیعت، عادات واطوار وغیرہ۔ یہ جائز ہے۔

B. ان باتوں میں نسیان واقع ہونا جن کی تبلیغ کا حکم دیا گیا ہو۔ اس میں دو شروطوں کے ساتھ جواز پیدا کیا جا سکتا ہے۔

i. نسیان اس وقت ہو جبکہ آپ ﷺ نے اسکی تبلیغ کر دی ہو۔ تبلیغ سے پہلے نسیان ہونا اصلا نہیں ہو سکتا۔

ii. آپ ﷺ کا اس پر استمرار نہ ہو بلکہ کوئی تنبیہ ہو یا تو وہ بنفس نفیس ہو یا کسی اور کی جانب سے ہو۔

C. فلا تنسی۔۔ کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ﷺ بھول گئے اس پر یاد دہانی کرائی گئی بلکہ یہ خبر دی گئی کہ آپ ﷺ کو اللہ نے جو کچھ پڑھایا ہے وہ ہرگز نہیں بھولیں گے۔

D. لقد اذکرنی کذا وکذا آیۃ اسقطتھا من سورۃ کذا وکذا۔ وفی روایۃ انسیتھا۔۔ کسی بات کا ذہن سے غائب ہونا اس کے مٹ جانے جیسا نہیں ہے۔ نسیان تام یہ نبی کریم ﷺ سے ہونا ناممکن ہے۔ نبی ﷺ کا بھولنا بالجملہ نہیں تھا لیکن جب آپ ﷺ نے سنا تو آپ ﷺ کو یاد آ گیا۔ اللہ جبرئیل کو بھیجتے تھے تو بھولنے سے کیا فرق پڑے گا، عالم الغیب اللہ کو جبریل بھیجنے کتنی دیر آپ ﷺ کو یاد دلانے کے لئے لہذا فکر کی کوئی ضرورت نہیں مکمل حفاظت کا انتظام تھا

10
اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: آپ ﷺ کی والدہ آمنہ کی پاکدامنی پر شک؟

طبقات کبری ابن سعد کی پہلی جلد میں ہے کہ عبد اللہ بن عبد المطلب اور خود عبد المطلب بن ہاشم دونوں نے ایک ساتھ اپنا اپنا نکاح کیا، جبکہ تیسری جلد کی روایت سے جو بات ثابت ہو رہی ہے کہ حمزۃ اللہ کے رسول ﷺ سے چار سال بڑے تھے۔ نصرانی کا شبہ ہے کہ آمنہ نے خیانت کی جس سے رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی۔

A. بخاری کی روایت ہے محمد ﷺ نے کہا کہ میں نکاح سے میری پیدائش ہوئی نہ کہ سفاح سے۔

B. یہ طبقات کبری ابن سعد تاریخی کتاب ہے، دین تاریخی کتابوں سے نہیں صحیح کتاب وسنت سے لیتے ہیں۔

C. حمزۃ کا اللہ کے نبی ﷺ سے چار سال پہلے پیدا ہونے سے یہ کیسے لازم آئے گا کہ آمنہ بنت وھب نے خیانت کی؟ چار سال چھوٹے ہونے کا مطلب اللہ نے عبد المطلب کے مقابلے میں عبد اللہ کو چار سال بعد اولاد سے نوازا۔

D. محمد بن عمر بن واقد الوقدی الاسلمی۔یہ شخص امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں متروک الحدیث ہے، امام نسائی نے ضعفاء اور متروکین میں شمار کیا ہے۔

11 اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: کیسے تم یہ کہتے ہو کہ عیسی علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئیجبکہ سورۃ آل عمران میں عیسی علیہ السلام کی وفات مؤکد ہے؟

جواب:(عیسی زندہ ہیں) اس موضوع پر میں نے ۵۲ دلائل پیش کئے ہیں ایک ویڈیو بیان میں]یوتیوب پر (عربی، اردو، انگریزي) میں دستیاب ہے

A. قرآن مجید میں کہیں بھی کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جو عیسی کی وفات پر صراحت کرتی ہو۔ لفظ وفات اور توفی صرف موت کے معنی میں نہیں ہے بلکہ اس کے دوسرے معنی پر محتمل ہوتا ہے۔ ایک وقت مقررہ کے لئے اٹھالیا جانا (اخذ الشئي وافیا)۔۔۔ اذ قال اللہ یعیسی انی متوفیک ورافعک الی۔۔۔(۳:۵۵) تم کو تمہارے جسم اور روح کے ساتھ اٹھا لوں گا۔ یہی معنی ابن جریر نے سلف کی جماعت سے نقل کیا ہے۔

B. قرآن مجید بالجزم کہتا ہے کہ عیسیؑ قتل نہیں کیے گئے بلکہ اٹھالیے گئے۔ وما قتلوہ یقینا۔ بل رفعہ اللہ الیہ۔ (النساء:۱۵۷-۱۵۸)۔

C. والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا۔ (مریم:۳۳)۔ اس آیت میں یوم اموت والا لفظ آپکی وفات پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اس آیت میں عیسی پر تین دنوں میں سلامتی کا ذکر ہے۔ ۱۔ انکی ولادت کے دن۔ ۲۔ انکی وفات کے دن۔ ۳۔ قیامت کو اٹھائے جانے کے دن۔ اس میں سے ایک پہلا گزر چکا ہے اور دو باقی ہیں۔

اعتراض 12

مشنریز کا سوال ہے کہ: روح القدس کون ہیں؟

وایدناہ بروح القدس (البقر : ۸۷)

A. الشیخ شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا صحیح قول کے مطابق روح القدس سے مراد جبرئیل ہیں۔ اللہ کا قول (نزل بہ الروح الامین) (الشعراء:۱۹۳)

B. حسان بن ثابت سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اے حسان تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دفاع کرو (جواب دو) اللھم ایدہ بروح القدس (بخاری و مسلم)

C. شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جماہیر علماء نے کہا ہے کہ بے شک اللہ تعالی نے جبرئیل کو روح الامین، روح القدس کہا ہے۔

اعتراض 13

مشنریز کا سوال ہے کہ: کیا اسلام میں تثلیث کا وجود ہے؟

A. تثلیث کا عقیدہ اللہ کی ذات میں شریک کرنا ہے جبکہ اللہ نے کہا۔ لا تقولو ثلاثۃ انتھوا خیر الکم۔۔۔ اور قرآن مجید نے اس کو شرک سے تعبیر کیا۔ اسلام دین توحید ہے، جس کا علم خود نصاری کو ہے پھر بھی یہ اسلام میں تثلیث کا وجود کا سوال کرتے ہیں، جس پر ہمیں تعجب ہوتا ہے۔

B. انا فتحنا لک۔۔ انا انزلناہ۔۔ تتلو۔۔ فاذا قراناہ۔ اس طرح کی آیات میں جمع متکلم کے صیغہ سے نصاری اپنے عقیدہ کو ثابت کرنے کی دلیل لیتے ہیں جبکہ قرآن کی واضح اور محکم آیات عقیدہ توحید کو ثابت کرتی ہیں۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا توحید پر دلالت کرنے والی محکم آیات کو چھوڑ کر تم متشابہ کے پیچھے کیوں پڑھ رہے ہو۔ مجموع الفتاوی (۲۳۳/۵-۲۳۴)

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

14 اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: کیا اللہ دین کے پھیلانے کے لئے (عنف اور تلوار) کا محتاج ہے؟ تو پھر رسول ﷺ نے جنگ و جہاد اور قتال کی وصیت کیوں کی؟

وقت کے حاکم کیلئے امن قائم کرنے کیلئے طاقت کا استعمال برا نہیں peace keeping force البتہ طاقت کا استعمال دہشت گردی، فساد اور ظلم کیلئے کرنا حرام ہے سورہ مائدہ آیت نمبر ۳۲

A. سفر الخروج (۲۲:۲۳) موسی کو چڑھائی کرنے کا حکم دیا۔ سفر الخروج (۱۱:۳۴) بتوں کا توڑنے، درختوں کو کاٹنے کا حکم اور شرک سے روکنے کا حکم دیا۔

B. رسالہ بولس عبرانیین کی طرف بھیجا گیا (۲،۱:۷) ابراہیم نے بادشاہوں سے قتال کیا اور مال غنیمت پایا۔ رب کیسے اپنے نبی حزقیال سے کہتا ہے سفر حزقیال (۸:۱۱) تم تلوار سے ڈرتے ہو، اس وجہ سے تم پر تلوار اٹھانا ضروری ہے رب کہتا ہے: میں تم کو شہر کے بیچوں بیچ سے نکال کر تمہارے دشمنوں کے ہاتھوں میں ڈال دوں گا، اور اپنے احکام تم پر نافذ کروں گا۔ تب تم تلوار سے سے قتال کروگے اور میں بنی اسرائیل کے حق میں فیصلہ کروں گا تب تمہیں پتہ چلے گا کہ میں ہی حقیقی رب ہوں۔

C. سفر العدد (۱۷:۳۱) ہر بچے کو قتل کرو، اور ہر خاوند والی عورت کو قتل کردو لیکن کنواری لڑکیوں کو زندہ چھوڑدو۔

D. سفر التثنیہ (۱۰:۲۰) رب موسی علیہ السلام سے کہتا ہے کہ جب تم بستی والوں سے لڑنے جاؤ تو سب سے پہلے صلح کی دعوت دو۔ اگر وہ صلح کرلیں اور بات مان لیں تو ہر بندہ تمہارا غلام بن جائے گا اگر صلح سے انکار کرے اور لڑنے پر اتر آئے تو ان کا محاصرہ کردو، جب تمہارا رب ان کو تمہارے ہاتھوں پر حکم نافذ کردے تو تم انکے مردوں کو تلوار سے ختم کردینا اور عورتوں، بچوں اور چوپایوں کو مال غنیمت بنالینا اور تمہارے رب نے جس کا تمہیں مال غنیمت عطا کیا ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس طرح تم ہر اس بستی سے کرنا جو تم سے اختلاف کرے۔

15 اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: قرآن کہتا ہے کہ محمد ﷺ رحمۃ للعالمین ہے جبکہ آپ ﷺ کافروں کے لئے رحمت نہیں؟

A. ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین) کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو اس آیت میں تمام جہانوں کے لئے رحمت بتایا ہے مسلمانوں اور کفار کے فرق کے بغیر، پس جس نے اس رحمت کو قبول کیا اور اسکی شکر گزاری کی دنیا و آخرت میں وہ خوش بخت انسان ہے اور جو اس کا انکار کرے وہی دنیا و آخرت میں ناکام ہوگا۔ (الم ترالی الذین بدلو انعمۃ اللہ کفرا واحلوا قومھم دارالبوار۔۔ جھنم یصلونھا وبئس القرار۔)

i. نبی ﷺ کی رحمت کی مثال میٹھے چشمہ کی ہے۔ اللہ نے اپنی ساری مخلوق کے لئے ایک میٹھے پانی کا چشمہ جاری کیا پس جو اس سے فائدہ اٹھائے، اپنے جانوروں اور کھیت کو سیر اب کرے وہ فائدہ میں ہے۔ رہے وہ لوگ جو سستی کرے اور پیچھے رہے وہ اس سے محروم ہیں۔

B. محمد ﷺ کی وجہ سے ہی کفار کو دنیا میں عذاب نہیں دیا گیا جس طرح کہ اگلی امتوں کو عذاب دیا جاتا تھا۔ جیسے خسف وقذف وغیرہ۔

فتح مکہ کی معافی کیا رحمت کی دلیل نہیں ؟

طائف کی معافی رحمت کی دلیل نہیں ؟

16 اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم کیوں دیا؟

A. خروج (۱۶:۲۱) رب نے موسی سے کہا: اور جو کوئی شخص چوری کرے یا اسکے پاس وہ چیز پائی گئی تو اس کو قتل کر دیا جائے۔

B. سفر التثنیہ (۱۱:۲۵) جب دو آدمی آپ میں جھگڑے اور دونوں بھائی ہوں ان میں سے ایک کی بیوی اپنے شوہر کو بچانے کے لئے ہاتھ سے اسے مارتی ہے اور اپنا ہاتھ آگے کر کے اسکی شرم گاہ کو پکڑ لیتی ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو اور اس ضمن میں تمہارے اندر رحم دلی پیدا نہ ہو۔

C. اسلام کے احکامات عدل وانصاف پر مبنی ہیں اور اس میں بڑی حکمت پوشیدہ ہے۔ حد سے گزر جانے والوں کے لئے تنبیہ ہے جب ایک کی سزا سب دیکھیں گے تو سب اس حرکت سے باز آئیں گے۔ اس طرح معاشرہ برائیوں سے پاک ہو جائے گا۔

D. سفر الخروج (۲۸:۲۱) جب کسی آدمی یا عورت کو بیل زخمی کر دے اور وہ اس سے مر جائے تو تم اس بیل کو رجم کرو یہاں تک کہ مر جائے، اور تم اس کا گوشت نہ کھاؤ، بیل کے مالک پر کوئی جرمانہ نہیں، اگر بیل سینگ مارنے والا ہے اور اس سے قبل اسکے مالک کو خبر دار کیا گیا لیکن اس کو باندھ کر نہیں رکھا جس کی وجہ سے کسی آدمی یا عورت کی جان چلی جائے تو تم اس بیل کو رجم کرنا اور اسکے مالک کو قتل کر ڈالنا۔

AskIslamPedia
Free Online Islamic Encyclopedia

17
اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: کعبہ کے اطراف طواف اور رمی جمرات کا مطلب کیا ہے

A. نبی ﷺ نے کہا: انما جعل الطواف بالبیت والصفاوالمروۃورمی الجمارلاقامۃ ذکراللہ (أبو داود) اللہ کے ذکر کے لئے طواف اور رمی جمرات کیاجاتا ہے۔

B. حج کے موسم میں اللہ نے بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم دیا تاکہ لوگ دنیوی اور اخروی فائدہ اٹھاتے رہیں

C. انک لاتضر ولاتنفع حجر اسود کے بارے میں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے حجر اسود تو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ فائدہ۔

D. مسلمان تو صرف اللہ کے نبی کی اتباع میں طواف کرتے اور حجر اسود کو چومتے ہیں اور رمی جمار کرتے ہیں۔

18
اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: محمد ﷺ حجر اسود کے تعظیم کیوں کرتے تھے اور بوسہ دیتے تھے؟

A. عمر نے کہا: جب حجر اسود کو بوسہ دیا اور کہا یقینا مجھے پتہ ہے کہ تو صرف ایک پتھر ہی ہے جو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ دے سکتا ہے، اگر میں اللہ کے رسول ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں تجھے ہر گز بوسہ نہیں دیتا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک حکم ہے جس کو مسلمان بجالاتے ہیں۔

19
اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: کیا شیطان کان میں پیشاب کرتا ہے؟ (فجر چھوڑ کر سونے والے کے کان میں؟

A. اسکی توجیہ یہ ہے کہ انسان اللہ سے غافل ہو کر اس طرح سو جائے کہ اسکی حس بھی زائل ہو جائے۔

B. حقیقت میں شیطان اس کے کان میں پیشاب کرتا ہے لیکن اسکی کیفیت ہم نہیں جانتے کیونکہ وہ بھی کھاتا، پیتا ہے اور ہمیں نظر نہیں آتا وغیرہ۔ رہا مسئلہ اسکے پیشاب کا وہ زائل ہو جاتا ہے ممکن ہے جس طرح پٹرول کھلی ہوا میں اڑ جاتا ہے۔

C. شیطان انسان کے کان میں اذان پڑنے سے حائل ہو جاتا ہے۔

D. شیطان اس پر غالب آگیا اور اس کو اس درجہ رزیل کر دیا کہ وہ پیشاب کرنے کی جگہ بنا دیا۔

20
اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: موقف المسلمین من الکاتولیک والتعایش

A. وقت کے حاکم کیلئے امن قائم کرنے کیلئے طاقت کا استعمال برا نہیں البتہ طاقت کا استعمال دہشت گردی، فساد اور ظلم کیلئے کرنا حرام ہے سورہ مائدہ آیت نمبر ۳۲

B. اسلام تو امن، صلح اور معاہدہ پر ابھارتا ہے وان جنحوا للسلم فاجنح لھا

C. عیسی زندہ ہیں اور اللہ نے انھیں اوپر اٹھالیا ہے پر جب وہ آئیں گے دنیا میں تو اسلام کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

(ابوداود:۴/۱۱۷)

21
اعتراض

اسکندر ذوالقرنین کیا وہ اسکندر مقدونی ہے کیا وہ نیک آدمی تھا یا بت پرست تھا؟

A. قرآن میں کہیں بھی عمرِ ذوالقرنین (اسکندر) کا ذکر نہیں ہے اور نا ہی اسکے دور کا ذکر ہے۔

B. جس ذوالقرنین کا ذکر کیا گیا ہے وہ اسکندر مقدونی نہیں ہے، جس نے اسکندریہ کی بنیاد ڈالی۔ اور یہ مسیح کی پیدائش سے ۳۲۳ سال پہلے رہا کرتا تھا۔ا

C. جس ذوالقرنین کا ذکر قرآن میں ہے وہ موحد تھا جبکہ دوسرا اسکندر بت پرست تھا

D. صحیح الجامع (۵۵۲۴) رسول اللہ ﷺ نے کہا مجھے نہیں پتہ کہ وہ کسی نبی کی پیروی کرتا تھا، مجھے نہیں معلوم کہ وہ نبی تھا کہ نہیں۔

E. نصاری کے پاس پہلے ذوالقرنین کا مکمل ذکر نہیں چہ جائے کہ دوسرے ذوالقرنین کا تفصیلی ذکر ملے۔

F. اگر اختلاف ہوتا ہے تو اہل کتاب کے پاس انکے دعووں کی کوئی سند نہیں جبکہ قرآن کا فیصلہ ہی آخری فیصلہ ہے۔

22
اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: کون ہے جس نے قرآن کو لکھا اور اس کا جمع کرنا کیسے مکمل ہوا؟

A. اللہ نے اس کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری خود لی ہے الطبری (۸/۱۴) سعدی (ص:۶۹۶)

B. لکھنا لکھنا عرب کے ماحول میں معروف نہ تھا وہ اپنے سینوں میں یاد کر لیتے تھے، چند لوگ اس کو لکھ لیا کرتے تھے۔

C. ابتداء میں نبی ﷺ حدیث کو لکھ لینے سے روک دیا کرتے تھے تا کہ آپ ﷺ کی احادیث قرآن کے اندر ضم نہ ہو جائیں۔ لیکن جب صحابہ کی تربیت مضبوط ہو گئی تو قرآن کے لکھنے کا انتظام کیا گیا اور محفوظ کر دیا گیا۔ اور احادیث کو بھی لکھنے کی اجازت مل گئی

D. قرآن کو سات حروف پر اتارا گیا جس طرح نبی ﷺ سے ثابت ہے (عمر بن خطاب۔ بخاری: ۲۲۸۷۔ مسلم: ۸۱۸)

E. ابو بکر کی دور میں جب ردت کی جنگیں ہو رہی تھیں تب کئی حفاظ قرآن شہید ہو گئے تب عمر کے اصرار پر آپ نے قرآن کو ایک مصحف میں محفوظ کر دیا۔

(بخاری: ۴۹۸۶)

23
اعتراض

اونٹنیوں کے پیشاب اور دودھ کی حدیث پر نصرانی کا اعتراض؟

A. انجیل لوقا (۶:۴۱) لماذا تنتظر القذی الذي في عين أخيك وأما الخشبة التي في عينك فلا تفطن لها. مع أ: ـہ لا قذی في عين أخيك حقيقة ألم يرد في كتاب المقدس أن الرب أمر نبيہ ـہ حزقيال بأكل الخراء وهو البراز: وتأكل كعكا من الشعير على الخراء الذی يخرج منہ الإنسان وتخبزه أمام عيونهم (حزقيال ۴:۱۲-۱۳)

B. فعلا ان لوگوں کو شفاء ہوئی باذن اللہ تو کیا اس پر اعتراض ہوا کرتا ہے۔!

C. کوئی سائنٹفک پروف لیکر آو کے اونٹ کا پیشاب اسی طرح نقصاندہ ہے جس طرح انسان کا پیشاب نقصاندہ ہے۔

D. سوڈان کے میڈیکل سنٹر پر پروفیسر احمد عبد اللہ نے تجربہ کیا اور ۲۵ افراد جو استسقاء کی بیماری میں مبتلاء تھے پندرہ روز تک انکو اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پلایا گیا اور وہ بالکل صحت یاب ہو چکے تھے۔

24
اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: عورت کے عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہونے کا مطلب کیا ہے؟

اس میں عورت کو الٹا چھوٹ مل گئی مالی ذمہ داری نہ لگائی گئی البتہ مرد پر مالی ذمہ داری لگائی گئی لہذا اسلامی اعتبار سے عموما مرد کو سابقہ پڑتا ہے مرد کو حساب و کتاب رکھنا پڑتا ہے عورت کو سابقہ کم پڑتا ہے تو عورت کیلئے آسانی کر دی گئی کہ مالی امور میں دو عورتیں کی گواہی ایک مرد کے مقابلہ میں تو اس سے عورت کیلئے سہولت ہے کیونکہ عورت کو حمل، رضاعت و حضانت کے بہت سارے امور کا دھیان رکھنا ہوتا ہے، ایک عورت کو دھمکی دیکر کوئی ستا سکتا ہے دو عورت کو ستانا اتنا آسان نہیں اس میں عورت کی سیکیورٹی ہے جان اور آبرو کی

جس مسئلہ میں عورت کا سابقہ پڑتا ہے وہاں ایک عورت کی گواہی بھی مقبول ہے جیسے رضاعت کی شہادت اور غسل جنازہ کی تکمیل کی شہادت۔

نوٹ: جس چیز میں سابقہ نہیں پڑتا اسلام اس پر ذمہ داری کم کر دیتا ہے اسلام کے نظام کے کئی کڑیاں ایک کڑی پر اعتراض کرنے سے پہلے مکمل نظام کو پڑھنا ضروری ہے جیسا کہ اسلام وراثت میں مرد کو بہن کے مقابلہ میں ڈبل حصہ عطا کرتا ہے کیونکہ اسلام عورت پر مالی ذمہ داری نہیں لگاتا۔

A. عقل کے معنی باندھنے کے ہیں یعنی عقل ہر من چاہی بات کی طلب سے روکنے والی صفت ہے۔ عقل کے ذریعہ مختلف افکار و خیالات ابھرتے ہیں اور افضل رائے کو اختیار کیا جاتا ہے، ہر رائے کو قبول کرنا یہ ھوی اور عاطفت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور یہ عاطفت عورت کے اندر بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جبکہ عقل کا کام ھوی اور عاطفت سے روکنا ہے۔

B. دین کے اعتبار سے کمی کا مطلب بہت سارے احکامات عورتوں سے ساقط ہیں۔ (جیسے صلاۃ ہے جو مردوں اور عورتوں پر ہر حال میں فرض ہے لیکن عورتوں پر حالت حیض میں فرض نہیں۔ اسی طرح جہاد، جمعہ اور جماعت کی فرضیت وغیرہ)۔

C. جدید سائنٹفک ریسرچ کے مطابق مرد اور عورت میں جسم کے سارے اعضاء اور خیالات میں فرق ہے لہذا احکامات میں بھی فرق ہے اسلام کا نظام مشابہت پر نہیں مساوات پر ہے ہر ایک کو اسکے حساب سے حقوق اور ذمہ داریاں نہ کے ظلم اور دشواریاں۔

ASK ISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

25
اعتراض

اللہ کے رسول ﷺ پر درود بھیجنے کا کیا مقصود ہے؟

A. صلاۃ کے معنی ثناء، رحمت نازل کرنا اور درجات کو بلند کرنا ہے جب کہ یہ اللہ کی طرف سے ہو، اگر فرشتوں کی جانب سے ہو اس کا معنی دعاء اور استغفار ہوتا ہے، اگر اہل ایمان کی جانب سے ہو تو اس کا معنی دعا کا ہوتا ہے۔

B. ہم جیسے انسان آپ ﷺ کی شخصیت کا بدلہ کسی بھی صورت میں ادا نہیں کر سکتے، لیکن ہم کو اللہ نے درود (دعاء) کا طریقہ بتایا ہے۔ جس کے ذریعہ ہم دعا کرتے ہیں۔

C. مشرکین ہو یا اہل کتاب چاہے وہ یہودی ہو کہ نصرانی کوئی بھی اپنی گمراہیوں سے اس وقت تک نجات نہیں پا سکتا جب تک آپ ﷺ کی ہدایت کو وہ قبول نہیں کرلیتا۔ (لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب والمشـــــرکین منفکین حتی تاتیھم البینۃ رسول من اللہ یتلو صحفا مطھر فیھا کتب قیمۃ)(البینہ:۱-۳)لہذا آپ ﷺ کا احسان تمام انسانوں پر ہے جس کو ادا کرنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہم ان کے حق میں اللہ کے حضور دعا کریں۔

26
اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: اسلام میں طلاق کی مشروعیت کیوں ہے؟

A. اسلام نکاح کو برقرار رکھنے کا حکم دیتا ہے اسی لیے وقتی نکاح کو حرام قرار دیتا ہے، لیکن ناگزیر حالات کی بنا پر آپس میں الگ ہونے کا طریقہ اور راستہ بھی دیا ہے۔

B. نکاح کا مقصود حاصل نہ ہونے پر یا کسی مفسدے کے لازم آنے پر جس کے دفاع کے لئے طلاق کا قانون رکھا گیا ہے۔ اگر صلح نہ ہو سکے تو آخری علاج اور حل طلاق ہے۔

C. یہ عورت کی اہانت یا نکاح کی توہین کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ عورت کی سلامتی اور رشتہ زوجیت کی سلامتی کا ذریعہ ہے۔

27
اعتراض

حدیث الذباب پر اعتراض؟

A. یہ صحیح روایت ہے جس کو امام بخاری نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔

B. عقلی یا علمی سطح پر یہ بات سمجھ میں نہ آئے تو یہ کوئی دلیل نہیں کہ اس کا دین سے کوئی واسطہ نہ ہو۔ بلکہ ہماری عقلیں اور ہمارا علم اس کو سمجھنے سے قاصر ہے۔

C. اس میں غیبی امر کی طرف اشارہ ہے کہ مکھی کے پر میں جراثیم ہوتے ہیں، جس کا انکشاف چند ہی سالوں قبل ہوا۔ یہ آپ ﷺ کے نبوت کی دلیل ہے۔

28
اعتراض

اللہ کے اوصاف میں کلمہ "کان" کا کیا مطلب ہے؟ اس جیسی مثالیں؟

A. اللہ تعالیٰ نے لفظ "کان" کا استعمال اس لئے کیا تا کہ اسکی ازلیت اور ابدیت کا پتہ دے، کہ وہ ہمیشہ سے ان صفات سے متصف ہے۔

B. کان زمانہ ماضی کے معنی میں آئے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ مستقبل میں اللہ ان صفات سے متصف نہ ہو، بلکہ زمانے کی تقسیم تو ہمارے لئے ہے جیسے ماضی، حال اور مستقبل مگر یہ اللہ کے لئے کسی زمانے کی قید نہیں کیونکہ وہ خود زمانے کا خالق ومالک ہے۔

29
اعتراض

اللہ کے اوصاف میں کلمہ "کان" کا کیا مطلب ہے؟ اس جیسی مثالیں؟

A. اس واقعہ میں عبد اللہ ابن ام مکتوم کو نظر انداز کرنا کا مطلب یہ نہیں کہ وہ حقیر ہیں۔ بلکہ صنادید قریش سے گفتگو میں خلل واقع ہونے کی وجہ سے تھا۔ جبکہ وہ بار بار سوال کر رہے "علمنی مما علمک اللہ" اور رسول اللہ ﷺ اسی انہماک کے ساتھ صنادید قریش کو دعوت دیے رہے تھے تا کہ وہ ایمان لے آئیں۔

B. جب کبھی ام مکتوم کو محمد ﷺ دیکھتے تو فوراً اپنی چادر کو کشادہ کرتے اور کہتے "مرحبا بمن عاتبنی فیہ ربی"

C. ایک غیر مسلم نے کلمہ پڑھا اور کہا کہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے اگر محمد ﷺ امین نہ ہوتے ان آیات کو چھپا لیتے کیونکہ انھیں عتاب کیا گیا ہے ان آیات میں۔

30 اعتراض

اللہ کے رسول ﷺ کا اپنی بیوی سے حالت حیض میں مباشرت کرنا؟

ممنوع مباشرت سے مراد دخول ہے جبکہ یہاں پر جسم سے جسم لگانے پر کوئی حکم نہیں کہ وہ حرام ہے۔حالت حیض میں دخول ممنوع ہے۔

i. عبد اللہ ابن سعد الانصاری نے سوال کیا کہ میری بیوی جب حالت حیض میں ہو تو میرے لئے کیا کام کرنا حلال ہے تب آپ ﷺ نے کہا: جو ازار سے پرے ہے وہ حلال ہے۔

31 اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: اسلام میں مسلمان عورت کو غیر مسلم مرد سے شادی کی اجازت کیوں نہیں دی گئی؟

A. مسلمان عورت سارے انبیاء پر ایمان رکھتی ہے، جبکہ غیر مسلم چاہے وہ کسی بھی مذہب کا ماننے والا ہو وہ اکثر انبیاء کا انکار کرتا ہے جس کی وجہ سے دین اور ایمان میں کمتر ہو جاتا ہے، اور جو ایمان میں کم ہو اسکو کامل ایمان والی عورت کی ذمہ داری کیسے دی جاسکتی ہے۔

B. جبکہ اگر مرد مومن ہے اور اہل کتاب کی کسی لڑکی سے نکاح کرے تو وہ اسکے نبی پر ایمان رکھتا ہے، اسکے دین کا اعتراف کرتا ہے۔ جسکی وجہ سے وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس عورت کا دین اس کے دین کا ایک حصہ ہے۔

32 اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: اسلام میں مسلمان عورت کو غیر مسلم مرد سے شادی کی اجازت کیوں نہیں دی گئی؟

A. جنین کی حالت میں اسکا مقررہ وقت کا علم اللہ ہی کو ہے، پیدا ہونے والا ہے، کیا عمل کرنے والا ہے، وہ اچھا ہے کہ برا ہے، گورا ہے کہ کالے رنگ کا، ذہین ہو گا یا غبی ہو گا، صبر کرنے والا ہو گا یا جلد باز ہو گا، فیاض ہو گا کہ بخیل، عورت ہے یا آدمی یہ تمام چیزوں کا علم صرف اللہ کو ہے۔

B. الات کے ذریعہ دیکھنا اسباب اپنانے سے اسکا تعلق ہو گیا لہذا یہ غیب کہاں رہا اور اسباب کے ذریعہ معلومات کا دعوی کرنا غیر معقول ہے، اور یہ ادھورا علم ہے اور اللہ کا علم اس بھی وسیع ہے۔

33
اعتراض

قرآن مجید میں زمین و آسمان کی تخلیق کے لئے جو ایام مذکور ہیں وہ مختلف ہیں؟ ص ۱۰۹

A. قل اانکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین (فصلت:۹-۱۲)یومین سے مراد:زمین کو دو دن میں پیدا کیا۔

B. وجعل فیها رواسی من فوقها وبارک فیها وقدر فیها اقواتها فی اربعۃ ایام سوٓاء للسائلین (فصلت:۹-۱۲)اربعۃ ایام سے مراد زمین کے اوپر پہاڑوں اور اس میں برکت، رزق کی فراوانی بقیہ دو دن میں۔

C. وقضٰهن سبع سموات فی یومین واوحی فی کل سماء امرها(فصلت:۹-۱۲)یومین سے مراد سات آسمانوں کو پیدا کیا اور ہر آسمان کی جانب اسکے کام کی وحی کی۔

D. کل ملا کر چھ دنوں میں اللہ نے زمین و آسمانوں کو پیدا کیا۔

34
اعتراض

ایک دن کی مقدار اللہ کے پاس ہزار سال کے برابر یا پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ ص ۱۱۱

A. اللہ کے پاس ایام کی گنتی مختلف ہے قیامت کا دن یہ مخصوص دن ہے اسکی مقدار ایک ہزار سال کے برابر ہو گی اور پچاس ہزار سال کے برابر محسوس ہو گی نافرمان کو ہو گی دنیا کے دنوں کے اعتبار سے (جیسا کہ زکوۃ ادا نہ کرنے والے کو)۔(الشنقیطی,فرکوس)

B. اللہ تعالیٰ نے ستاروں اور سیاروں کی الگ الگ مدت مقرر کی ہے جن کے لئے ایک دن کی مقدار الگ الگ ہوا کرتی ہے تو بہت ممکن ہے کہ ایک دن ہزار سال کے برابر ہو۔

C. 6 یوم میں اللہ نے آسمان اور زمین کو بنایا وہ ایک یوم ایک ہزار دنیوی یوم کے برابر یہ بھ مراد لیا گیا اسکا ہر ایک تعداد کا سیاق الگ ہے۔

35 اعتراض

خمسین الف سنة۔۔۔ الف سنة میں محکم قول کیا ہے ؟

سابقہ جواب

36 اعتراض

انا اول المؤمنین۔۔۔ موسی کیسے کہ سکتے ہیں ؟ جبکہ آپ سے پہلے ابراہیم، یعقوب، اسحق علیہم السلام وغیرہ ہیں، اسی طرح جادوگروں نے کہا۔۔ ان کنا اول المؤمنین ؟

اول کا تعلق امر نسبی سے ہے:

A. موسی کا انا اول المؤمنین کہنا اس وجہ سے ہے کہ اللہ کی تجلی کو دیکھنے کے بعد انھوں یہ اقرار کرلیا کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی اس زندگی میں نہیں دیکھ سکتا۔ جبکہ آپ کو افاقہ ہوا اس وقت کے بعد سے آپ نے ماننے میں پہل کی، آپ نے انا اول المؤمنین کہا۔

B. اہل مصر میں سے سب سے پہلے ایمان لانے والے جادوگر تھے جبکہ انھوں نے موسیؑ کا معجزہ دیکھ لیا اور آپ پر سب سے پہلے ایمان لے آئے۔

C. محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ میں پہلا مسلمان ہو یعنی اہل مکہ میں یا اس امت میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

37 اعتراض

فالقی عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین وان الق عصاک فلما رای تھتز کانھا جانّ ولی مدبرا ولم یعقب ثعبان جان

ثعبان بڑے اژدھے کو کہا جاتا ہے جبکہ "جان" چھوٹے سانپ کو کہا جاتا ہے۔ یعنی جب موسی نے اپنا عصی زمین پر ڈالا تو وہ چھوٹی شکل میں تھا لیکن اللہ کے حکم سے بڑا اژدھا بن گیا۔

38 اعتراض

تحریم الخمر فی الدنیا تحلیل الخمر فی الآخر ؟ ص ۱۲۵

دنیا میں شراب حرام کی گئی اور آخرت میں شراب حلال کی گئی، اختلاف کی کوئی وجہ نہیں کہ اختلاف کیا جائے۔ ایک ہی جگہ دو الگ الگ باتیں ہوتو سوال کیا جاسکتا ہے تاکہ اپنے اشکال کو دور کیا جاسکے۔

39 اعتراض

فرشتے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جبکہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا اس نے اللہ کی نافرمانی کی؟

A. ابلیس کو ملائکہ کی قبیل سے ماننا درست قول نہیں ہے:

i. کیونکہ وہ جنوں میں سے تھا جس طرح اللہ نے کہا (واذقلنا للملائک اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس کان من الجن (الکھف:۵۰)

ii. ابلیس نے کہا: (انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته من طین (الاعراف:۱۲)

iii. ابلیس کی خُلقی صفات جنوں سے ملتی ہے نہ کہ فرشتوں سے کیوں کہ ملائکہ کی خُلقی صفات میں سے ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی نہیں

40 اعتراض

حجاج نے مصحف عثمانی کو بدل ڈالا؟ ص ۱۵۳

A. حجاج نے صرف دس کلمات کو بدلا تھا اور سجستانی نے کتاب لکھی "ما غیر الحجاج فی مصحف عثمان" اس کا جواب یہ ہے کہ اگر حجاج نے تبدیلی کی تو کسی حافظ نے اس پر رد کیوں نہیں کیا؟ کیا نصاری اور وہ لوگ جو شک کرتے ہیں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ قرآن کو کسی نے حفظ ہی نہیں کیا؟.

B. جس روایت کو دلیل بنا کر یہ کہا جاتا ہے کہ حجاج نے قرآن کے دس کلمات بدل ڈالے اسکے راوی پر جرح کی گئی روایت یوں ہے: عباد بن صھیب، عوف بن ابی جمیلہ سے روایت کرتا ہے کہ حجاج بن یوسف نے مصحف عثمانی کے گیارہ الفاظ کو بدل ڈالا۔ کہا سورۃ البقرۃ:۲۵۹ (لم یتسن وانظر) بغیر ھا کے تھی تو اس نے تبدیل کر دیا۔ (لم یتسنہ) کر دیا۔۔ وغیرہ عباد بن صھیب کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وہ متروک الحدیث ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسکو متروک کہا ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ وہ قدری فرقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو متروک الحدیث کہا۔ یہ من گھڑت روایت ہے۔ امام سجستانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی۔

41 اعتراض
مصحف ابی بن کعب میں دو سورے زائد تھے؟ کہاں ہیں؟

A. اعمش رحمۃ اللہ علیہ کی روایت جس میں ابی بن کعب پڑھا کرتے تھے: اللھم انا نستعینک ونستغفرک، ونثنی ولا نکفرک۔۔۔ روایات اور الفاظ کے اختلاف کے ساتھ۔ جس کو دلیل بنا کر اعتراض کیا گیا جس کا جواب یہ ہے کہ کوئی یہ تو ثابت کرے کہ قنوت قرآن میں سے ہے۔

B. صحابہ کرام معانی، تاویل اور دعائیں اپنی مصحف میں لکھ لیا کرتے تھے، انھیں پتہ تھا کہ کونسی بات قرآن ہے، کونسی بات دعا ہے۔

42 اعتراض
قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ لیا ہے؟ ص ۱۶۷

B. اگر محمد ﷺ اپنی جانب سے گھڑ لیتے تو خود قرآن کے اسلوب اور آیتوں کے اندر واضح فرق نظر آتا جس کے باطل ہونے کے لئے کافی تھا۔ لیکن یہ قرآن پوری طرح بے عیب ہے۔ جس میں کسی قسم کا کوئی فرق اور اختلاف نہیں۔

C. اگر محمد ﷺ قرآن گھڑ سکتے ہیں تو آپ ﷺ کے معاصر لوگ بھی فصاحت وبلاغت میں یکتائے روزگار تھے لیکن اسکے باوجود بھی وہ اس قرآن کا جواب نہ دے سکے۔

اعتراض 43

مشنریز کا سوال ہے کہ: سابقہ آسمانی کتابوں کی قرآن میں تلفیق ہے؟ ص ۱۷۰

A. اس اعتراض کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید اور دیگر آسمانی کتابوں میں پائی جانے والی مشابہت اور مماثلت ہے۔ جس کا جواب یہ ہے کہ دین (عقائد) ہمیشہ ایک ہی رہے ہیں جبکہ شریعت انسانوں کی طبیعت اور احوال اور ظروف کے حساب سے اور زمان ومکان کے حساب سے بدلتی ہیں۔

B. جن باتوں پر انسانی فطرت کا محور ہے شریعت ان کا انکار نہیں کرتی بلکہ انھیں مہذب بناتی ہے۔ اور جو فطرت کے خلاف ہو ان کی نکیر کرتی ہے۔

C. بلکہ یکسانیت کا پایا جانا خود اسکے من جانب اللہ ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ ہر دور میں یک ہی قسم کی شریعت کا لایا جانا جبکہ انبیاء علیہم السلام کے درمیان لمبے مدت کا فاصلہ کا ہونا یہ الہی قانون کی من جانب اللہ ہونے کی دلیل ہے۔

D. اگر یہ قرآن تلفیق ہوتا تو دو تعلیمات عربی میں نہیں تھیں پھر کیسے یہ ممکن ہے اتنے بلیغ وفصیح پیرائے میں ان تعلیمات کو پیش کیا جائے جبکہ آپ ﷺ امی تھے

اعتراض 44

نبی کریم ﷺ کا یہود ونصاری سے سیکھنا؟

A. اگر محمد ﷺ بحیرہ راہب سے یا ورقہ بن نوفل سے سیکھ کر باتیں گھڑ لیتے تو جو لوگ آپ ﷺ کو جانتے تھے انھوں نے آپ ﷺ پر نکیر کیوں نہیں کی۔ کفار ومشرکین کیوں خاموش رہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو اعداء اسلام اسی بات کا طعنہ دیتے

B. محمد ﷺ امی تھے نہ ہی آپ پڑھنا لکھنا جانتے تھے اور نا ہی آپ ﷺ کسی پاس تعلیم حاصل کی تھی۔ اس بات کی بھی کوئی دلیل نہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی تورات یا انجیل کو پڑھا تھا۔

C. اگر مان بھی لیں کے آپ ﷺ پڑھنا لکھنا جانتے تھے تب بھی یہ سوال ہے کہ وہ کتابیں عبری زبان میں لکھی ہوئی تھی۔ تو عربی میں کس طرح آپ ﷺ نے پیش کیا۔

45
اعتراض

قرآن رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہی کیوں جمع نہیں کیا گیا؟ ص ۱۸۰

A. نسخ محمد ﷺ کی حیات میں ہوا کرتا تھا، اگر اس وقت قرآن کو لکھ دیا جاتا تو اختلاف واقع ہونے ک قوی امکان تھا۔

B. اس دور میں کتابت اور تحریر کے اسباب بہت کم تھے کیونکہ بہت سارے صحابہ کرام نے قرآن کو اپنے سینے میں محفوظ کر لیا تھا۔ لیکن جب حفاظ قرآن شہید ہونے لگے تب عمر رضی اللہ عنہ کے اصرار پر اس کو تحریر کر دیا گیا۔ رہا مسئلہ ترتیب آیات اور سورتوں کی ترتیب یہ اللہ کے رسول ﷺ کے مطابق ہی تھا۔

46
اعتراض

کیا قرآن میں عرب کی زبان سے خارجی کلمات وارد ہوئے ہیں؟

A. عربی زبان، عبری زبان اور سریانی زبان یہ تمام زبانیں سامی زبان کی شق ہیں اس اعتبار سے کسی لفظ میں تشابہ اور تماثل پایا گیا تو کوئی عجیب بات نہیں۔

B. ممکن ہے کہ وہ الفاظ اہل عرب اپنی زبان میں استعمال کرتے ہوں اور سمجھتے ہوں تو اس طرح یہ عربی الفاظ کہلائیں گے۔

C. شواہد القران (ابوتراب الظاہری) جیسی کتابیں لکھ کر علماء کرام نے قرآن کے کلمات کیلئے شعر جاہلی سے شواہد پیش کئے۔

47 اعتراض

قرآن کریم کے اطراف تاریخی غلطیوں پر رد۔۔۔ابراہیم کے والد کا نام؟

A. قرآن کو غلط بتانے کے لئے اہل کتاب نے اپنی کتاب کو اصل مرجع بنایا جو کہ پہلی غلطی ہے۔ جبکہ مفسرین کا اس کے بارے میں اختلاف بھی ہے۔ محمد ابن اسحق، کلبی اور ضحاک وحسن کا کہنا ہے کہ آزر ہی ابراھیم کے باپ ہیں۔ لیکن تاریخ انکا لقب ہے۔ جیسے اسرائیل جو یعقوب کا نام ہے۔

B. مقاتل کا کہنا یہ ہے کہ آزر لقب ہے اور تاریخ نام ہے۔

C. راجح یہ ہے کہ قرآن میں واضح آیا ہے کہ آزا ر ابراہیم علیہ السلام کے اَبا کا نام ہے

48 اعتراض

کیا ستارے شیطانوں کو مار بھگانے کا ذریعہ ہیں؟

A. ولقد زينا السماء الدنيا بمصابيح وجعلناها رجوما للشياطين (الملک:٥)

B. ما اشهدتم خلق السموات والارض ولا خلق انفسهم وماكنت متخذالمضلين عضدا(الکہف:٥١)

C. وانا لمسنا السماء فوجدناها ملئت حرسا شديدا وشهبا(الجن:٨)

49 اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: قرآن میں ہے کہ "الرعد" اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے جبکہ احادیث میں ہے کہ یہ فرشتہ ہے اور وہ ایک بجلی ہے بادلوں سے نکلتی ہے؟ ص ٢٧٦

A. ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کوئی تناقض نہیں رعد کا معنی ہے حرکت میں لانا، اللہ کے حکم سے فرشتہ بادلوں اور ہواوں کو حرکت میں لاتے (حرکت لانے والے فرشتے کا عربی میں رعد کہتے ہیں) اور سائنس کے مطابق جو تفصیلات ہیں کوئی ٹکراو نہیں، الگ اَلگ مرحلہ کا اندازبیاں الگ ہے۔

B. وان من شئی الا يسبح بحمده

50
اعتراض

زیتون کیا طور سیناء سے نکلتا ہے جبکہ وہ فلسطین سے نکلتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے؟ص ۲۷۸۔

A. سیناء فلسطین سے ہے اور فلسطین اور شام مصر کا شمالی علاقہ ہے اور اسی پر تورات سفر زبور: مز: ۶۸:۱۷ میں لکھا ہے کہ سیناء قدس میں سے ہے۔

B. اس دور کی سیاسی حد بندیوں کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور ایسا آیات کی تفسیر کرنا درست نہیں ہے۔

51
اعتراض

قرآن کہتا ہے "ولکل امۃ رسول" یہ بیان کتاب مقدس کے بیان سے ٹکرا رہا ہے کہ انبیاء ورسل بنی اسرائیل میں سے ہی ہیں؟ص ۲۸۹

A. رسول کے ایک معنی حقیقی ہے اور ایک معنی مجازی ہے۔ حقیقی اس معنی میں کہ اللہ کے رسول اور مجازی اس معنی میں کہ رسول کے رسول اس طرح عیسی کے رسل ہوا کرتے تھے اور اسی طرح محمد ﷺ کے اصحاب دیگر تمام انسانوں کے لئے آپ ﷺ کے رسول ہیں۔

B. محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور جب آپ ﷺ پر مہر نبوت کا اختتام ہو گیا تو کسی ملک میں کیسے کوئی رسول آنے کی گنجائش رہے گی۔

52
اعتراض

قرآن کہتا ہے کہ اسماعیل رسول اور نبی تھے اور تورات میں کہ وہ وحشی آدمی تھے؟ص ۲۹۵۔

A. قرآن کہتا ہے کہ اسماعیلؑ رسول اور نبی تھے۔ (وکان رسولا نبیا)۔

B. سرامامی وکن کاملا: فاجعل عھدی بینی وبینک واکثرک کثیر اجدا (تک: ۱:۱۷-۲)

53
اعتراض

بنی اسرائیل ارض مصر کے وارث بنے فرعون کے ہلاک ہونے کے بعد جبکہ وہ کنعان کے ہی وارث بنے۔

A. موسی کی دعوت صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی، مصر کے حدود "رفح" سے شروع ہوتا ہے اور وہ خود کہتے ہیں ہماری سلطنت نیل سے فرات تک ہے۔ اس طرح "رفح" اس سرزمین کا ایک حصہ ہے۔

B. وراثت صرف زمینی خزانوں کی نہیں ہوتی لیکن اس قوم کو جس کا وارث بنایا گیا وہ شرعی وراثت ہے۔ جس طرح ابراہیم کو اللہ نے کہا (سر امامی وکن کاملا) (تک:۱:۱۷) آپؑ زمین پر اللہ کی شریعت کی دعوت دینے کے لئے ہر شہر کو جایا کرتے تھے۔

C. مورخین لکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل ارض مصر وارث بننے کیلئے سب کا مصر واپس لوٹنا لازم نہیں آتا بعض لوٹے۔

D. وارث اور حقداد دور سے بھی ممکن ہے

E. یا (مصر کا اطلاق وسیع معنی میں ہے)۔

F. بعض نے کہا کہ ھا کی ضمیر ارضِ مصر کی طرف نہیں بلکہ کنوز کی طرف لوٹتی ہے یعني اسی طرح کے خزانے عطا کئے گئے۔

54
اعتراض

مشنریز کا سوال ہے کہ: تسع آیات یا دس آیات تھیں؟

تورات کے شارحین نے ان آیتوں میں اختلاف کیا ہے۔ دوسری آیت ضفادع ہے جبکہ یہ لوگ تمساح کہتے ہیں۔ تیسری آیت کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ قمل تھی، جبکہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ بعوض تھی۔

اعتراض 55

کعبہ سب سے پہلے لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا جبکہ تاریخی کتابوں میں ہے کہ یہ بت پرستی کی تعمیر کردہ ہے؟ص ۳۱۰

A. قرآن مجید آسمانی کتابوں میں واحد محفوظ کتاب ہے جبکہ دوسری کتابوں میں تحریف واقع ہو چکی ہے۔ لہذا دوسری کتابوں کے مقابلہ میں قرآن کا بیان سچا ہوگا۔

B. (تک:۸:۲۰) کے حوالے کے مطابق کعبہ کے پاس نوح علیہ السلام نے طوفان سے نجات پانے کے بعد ایک مذبح قائم کیا تھا جس میں اللہ کے لئے چرند و پرند کی قربانی دی جاتی تھی۔

اعتراض 56

مسیح نے جھولے میں کلام کیا جبکہ انجیل میں اسی طرح کی بات نہیں کہ انھوں نے مھد میں کلام کیا ہو؟

بعض اناجیل مرفوضہ میں ہے کہ عیسی نے مہد میں کلام کیا ہے۔(بر:۱۰:۷)

اعتراض 57

مشنریز کا سوال ہے کہ: فنفخنا فيه من روحنا۔۔ اسکی تاویل کیا ہے؟ص ۳۲۷

A. روح کا لفظ کئی معنوں قرآن مجید میں آیا ہے جیسے: وحی کے معنی میں (اوحینا الیک روحا من امرنا: الشوری:۵۲)، دوسرا جبرئیل علیہ السلام کے معنی میں (نزل بہ الروح الامین: الشعراء:۱۹۳)، تیسرا بڑا فرشتہ کے معنی میں (یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا: النباء:۳۸) چوتھا لوگوں کی روحیں کے معنی میں (قل الروح من امر ربی: الاسراء:۸۵) لہذا جب ایک لفظ کئی معنوں میں آئے تو کسی ایک معنی کے ساتھ خاص نہیں کر سکتے۔ بلکہ سیاق وسباق سے معنی مراد لیا جائے گا۔

B. چونکہ جبرئیل کا لقب اللہ نے روح رکھا ہے اور انھی کے واسطہ سے مریمؑ کے پیٹ پر پھونک ماری لہذا ان کا لقب دے دیا گیا۔

C. روح مخلوق ہے (رب الملائکۃ والروح)

58 اعتراض

ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی۔۔۔ کیا صلاۃ اللہ کے لئے نہیں؟

صلاۃ جب لفظ علی کے ساتھ آئے تو اسکا معنی رحمت نازل کرنے کے ہیں۔ اور ثنا

59 اعتراض

مسیح اللہ کا کلمہ ہے جیسے قرآن گواہی دیتا ہے اور کلمۃ اللہ ھی اللہ یتجزء من اللہ فما قولکم؟ ص ۳۳۴

A. اللہ نے مطلق کلمہ کہا ہے خلق بمعنی مخلوق ہے اسی طرح کلمہ سے مراد مکا م بہ (بکن فکان) اس کن کلمہ کا نتیجہ پیدا ہونے والے عیسی the empire decision is the final decision

B. یعني اسکا مطلب ہے (impact of decision)

C. اس لئے کہ وہ کلمہ کے ذریعہ پیدا کیے گئے ہیں نہ کہ وہ خود کلمہ ہیں، کیونکہ وہ کھاتے تھے اور پیتے تھے اور بشری تقاضے پورے ہوتے تھے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے کہا (ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون) (آل عمران:۵۹) اور اس آیت کی تفسیر میں وہ کلمہ جو مریم کی جانب القا کیا گیا تھا وہ کلمہ التکوین یعنی کن فیکون ہے۔

D. عیسی اس لئے کلمہ نہیں ہو سکتے کیونکہ کلام اللہ کی صفت ہے

E. القاھا الي مریم کا معنی مریم کی جانب پھیرا۔ القاھا میں نکتہ ہے

F. (کلمتہ القاھا الي مریم وروح منہ) صریح معنی کا چھوڑ کر متشابہ معنی والا لفظ استعمال نہیں کرنا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے کہا ابن مریم علیہما السلام یہ واضح اور محکم ہے اور (سخر لکم ما فی السموات والارض جمیعا منہ) (جاثیہ: ۱۳) تو کیا ہر مخلوق خالق کا حصہ بن گئی؟

60 اعتراض

قرآن میں ہے مسیح کے الہ ہونے کی گواہی ہے۔ مسیح یخلق پیدا کرنا اللہ کی صفت ہے؟ ص ۳۳۸

A. قرآن میں ہے کہ (ورسولا الی بنی اسرائیل) یہ مسیح کے بندے ہونے کی سب سے پہلی دلیل ہے۔ بھیجے جانے والے سے سوال کیا جاتا ہے تو جب مسیح بھیجے گئے تو کیسے وہ خود الہ بن سکتے ہیں؟ وہ اللہ کے حکم کے ماتحت ہیں۔ مسیح نے کہا کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے دلیل لیکر آیا ہوں جس کا مطلب وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کرنے آئے۔

B. اعمال الرسل الاصحاح۲عدد۲۲میں ہے : ایها الرجال الاسرائیلیون اسمعوا هذه الاقوال : یسوغ الناصری رجل قد تبرهن لکم من قبل الله بقوات وعجائب وآیات صنعها الله بیده فی وسطکم کما انتم ایضا تعلمون)

C. مسیح نے کہا (انی اخلق لکم من الطین کهیئۃ الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله) مسیح مٹی سے پرندے کی شکل بناتے تھے تواللہ کے حکم سے وہ پرندہ بن جاتا تھا نہ کہ خود مسیح پرندہ بناتے تھے۔ اللہ اپنی قدرت سے اسے پیدا کرتا تھا۔

61 اعتراض

بہت سے نصاریٰ دلیل لیتے ہیں کہ قرآن مجید کی واضح آیات میں جو تورات اور انجیل کی صحت پر دلالت کرتی ہیں؟

A. قرآن بہت سے مقامات پر تورات اور انجیل کی تحریف کی گواہی بھی دیتا ہے۔ (ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا الایہ :بقر : ۴۱-۴۲)

B. افتطمعون ان یؤمنوا لکم الآیہ:البقرہ : ۷۵، ۷۹، آل عمران : ۷۸، النساء : ۴۶، المائدہ : ۱۳ ،۴۱

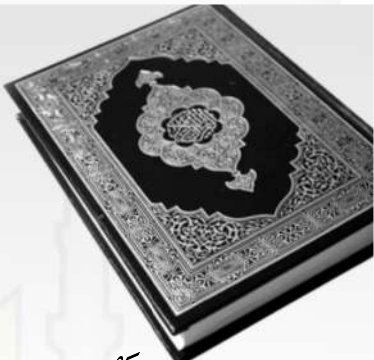

آيات الدعوة

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٦٧﴾ المائدة

اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجیئے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی، اور آپ کو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بچالے گا بے شک اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

Aye rasool jo kuch bhi aap ki taraf aap ke rab ki janib se naazil kiya gaya hai pahuncha dijiye. Agar aap ne aisa na kiya to aap ne Allah ki risalat ada nahi ki aur aap ko Allah ta'ala logo se bacha lega beshak Allah ta'ala kaafir logo ko hidayat nahi deta.

O Messenger, announce that which has been revealed to you from your Lord, and if you do not, then you have not conveyed His message. And Allah will protect you from the people. Indeed, Allah does not guide the disbelieving people.

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾ النحل

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔

Apne rab ki raah ki taraf logo ko hikmat aur bahtareen naseehat ke saath bulaayye aur unse bahtareen tareeqe se guftagu kijiye, yaqeenan aap ka rab apni raah se bahekne waalo ko bhi bakhoobi jaanta hai aur wo raah yaafta logo se bhi poora waaqif hai.
Invite to the way of your Lord with wisdom and good instruction, and argue with them in a way that is best. Indeed, your Lord is most knowing of who has strayed from His way, and He is most knowing of who is [rightly] guided.

فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾ الشورى

پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں۔ ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں، ہم تم میں کوئی کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

Pas aap logo ko isi taraf bulaate rahein aur jo kuch aap se kaha gaya hai us par mazbooti se jam jaaein aur unki khwahisho par na chalein aur kah dein ke Allah ne jitni kitabein naazil farmaee hain mera unpar eemaan hai aur mujhe hukum diya gaya hai ke tum me insaaf karta rahu. Hamara aur tumhara parwardigaar Allah hi hai hamare a’maal hamare liye hain aur tumhare a’maal tumhare liye hain, ham tum me koi kat hujjati nahi Allah ta’ala ham sab ko jama karega aur usi ki taraf lautna hai.

So to that [religion of Allah] invite, [O Muhammad], and remain on a right course as you are commanded and do not follow their inclinations but say, "I have believed in what Allah has revealed of the Qur'an, and I have been commanded to do justice among you. Allah is our Lord and your Lord. For us are our deeds, and for you your deeds. There is no [need for] argument between us and you. Allah will bring us together, and to Him is the [final] destination."

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٨﴾ يوسف

آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے۔ میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ۔ اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں۔

Aap kah dijiye meri raah yahi hai, mai aur mere muttabi'een Allah ki taraf bulaate hain, poore yaqeen aur e'timaad ke saath. Aur Allah paak hai aur mai mushriko me nahi.

Say, "This is my way; I invite to Allah with insight, I and those who follow me. And exalted is Allah; and I am not of those who associate others with Him."

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾ فصلت

اور اس سے زیادہ اچھی بات وا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔

Aur usse zyaada achi baat waala kaun hai jo Allah ki taraf bulaae aur nek kaam kare aur kahe ke mai yaqeenan musalmaano me se hoo.

And who is better in speech than one who invites to Allah and does righteousness and says, "Indeed, I am of the Muslims."

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾ ال عمران

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں۔

Tum me se ek jamat aisi honi chahiye jo bhalaee ki taraf bulaae aur nek kaamo ka hukum kare aur bure kaamo se roke, aur yahi log falaah wa najaat paane waale hain.
And let there be [arising] from you a nation inviting to [all that is] good, enjoining what is right and forbidding what is wrong, and those will be the successful.

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم
مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١١٠﴾ ال عمران

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو، اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو، اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر تھا، ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں۔

Tum bahtareen ummat ho jo logo ke liye paida ki gaee hai ke tum nek baato ka hukum karte ho aur buri baato se rokte ho, aur Allah par eemaan rakhte ho, agar ahle kitab bhi eemaan laate to un ke liye bahtar tha, unme eemaan waale bhi hain laikin aksar faasiq hain.
You are the best nation produced [as an example] for mankind. You enjoin what is right and forbid what is wrong and believe in Allah. If only the People of the Scripture had believed, it would have been better for them. Among them are believers, but most of them are defiantly disobedient.

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ التوبة

مومن مرد وعورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار ومعاون اور) دوست ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے بجا لاتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ کی اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا بیشک اللہ غلبے والا حکمت والا ہے۔

Momin mard o aurat aapas me ek doosre ke (madadgaar o muaawin aur) dost hain, wo bhalaayyo ka hukum dete hain aur buraayyo se rokte hain, namazo ko paabandi se baja laate hain aur zakaat ada kart hain, Allah ki aur uske rasool ki baat maante hain, yahi log hain jin par Allah bohat jald rahem farmaega beshak Allah ghalbe waala hikmat waala hai.

The believing men and believing women are allies of one another. They enjoin what is right and forbid what is wrong and establish prayer and give zakah and obey Allah and His Messenger. Those - Allah will have mercy upon them. Indeed, Allah is Exalted in Might and Wise.

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾ التوبة

اور مسلمانوں کو یہ نہ چاہئے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تاکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور تاکہ یہ لوگ اپنی قوم کو جب کہ وہ ان کے پاس آئیں، ڈرائیں تاکہ وہ ڈر جائیں۔

Aur musalmano ko ye na chahiye ke sab ke sab nikal khade hoo, so aisa kyu na kiya jaae ke unki har badi jamat me se ek choti jamat jaaya kare taake wo deen ki samajh boojh haasil karein aur taake ye log apni qaum ko jab ke wo unke paas aaein, daraein taake wo dar jaaein.
And it is not for the believers to go forth [to battle] all at once. For there should separate from every division of them a group [remaining] to obtain understanding in the religion and warn their people when they return to them that they might be

وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ الحج

آپ اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلائیے۔ یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں۔

Aap apne parwardigaar ki taraf logo ko bulaayye, yaqeenan aap theek hidayat par hain.
invite them to your Lord. Indeed, you are upon straight guidance.

الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ الأحزاب

یہ سب ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اللہ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے، اور اللہ

Ye sab aise the ke Allah ke ahkaa pahunchaya karte the aur Allah hi se darte the aur Allah ke siwa kisi se nahi darte the aur Allah hisaab lene ke liye kaafi hai.
[Allah praises] those who convey the messages of Allah and fear Him and do not fear anyone but Allah. And sufficient is Allah as Accountant.

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.

AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,

The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah,
And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com I www.askislampedia.com I www.askmadani.com

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Alim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A.;
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyderabad, TS, INDIA.
+91 92906 21633 (WhatsApp only)